فرزانۂ شیوہ آشیوۂ روشن روش برگزیدۂ رب جلیل حضرت میر عبد الجلیل
بلگرامی نمودی بود و اسم بی مسمّی یعنی غالب بے برگ و نوا را یاد آورده اند
ہمانا دہان خوبے را چشم دوختند و گلزار نکوئے را صبح و نسیم ۵
دلکشا نامۂ بہر پیوند درگیرنده به غزلی چند به ورود خویشی نه
دری بروے دل کشود که شاہدان راز از آن راه به نهانخانۂ ضمیر در نیایند
خویشی حکم در اصلاح بهر افزود چندانکه دیده بدان سواد دوم ختم
ناز بیا صورتے بنظر در نیامد کز لکی که اینچنین الفاظ را سرّ دلکشی فرو
ریزاد و کلکی که برین نقوش خط کشد سرشی بریده باد هنجار و
روشی خدا از نیروهای درونیت آری نی خامه در بنان هر کسی خرامی
دیگر دارد آموزش را در نیز پرده راه نیست و اگر گویند هست
هر آئینه میتوانیم گفت در نیست مگر به همنشینی و همزبانی آموزگار و
بسر بردن روزگار در سره کردن گفتار چون صحبت صورت بندد و

گفته آمد، هرچه بهر نمط گفته اند نه غلط گفته اند مرا باید حلقه بر
در دل زد و همت از مبدأ فیاض دریوزه کرد به کثرت مشق و
فراوانی ورزش و پیروی راهروان راه دان کشایش ها روی
خواهد نمود و اندیشه را دستگاه و گفتار را سرمایه خواهد افزود
دانش و کنشی یاری دهد گر باک از اسد نگاشته شد
بست و هشتم صفر ۱۲۶۶ هجری

(۲)

(۳)

جناب مخدوم مکرم کو میری بندگی تفقد نامہ مرقومہ ۱۲ ستمبر میں نے پایا حضرت کے سلامت حال پر خدا کا شکر بجا لایا کوئی محکمہ تخفیف میں آ کوئی گانو مثلاً لٹ جائے آپکا عہدہ آپکو مبارک آپ کا دم لتنخواہ نہ سلامت رہے وہ جو اپنے ابن الحال کا اس محکمہ میں وکیل ہو نیکا آپکو کہتا تھا، البتہ بجا ہی جب آپ ظاہر کر چکے ہیں تو اب اوسکا اندیشہ کیا ہی عالم سمجھ لیگا وہ وکیل ہی محکمۂ منصفی میں نہ رہینگی محکمۂ صدر امین و شش جج میں کام کرینگے میں نہ تندرست ہوں نہ رنجور ہوں زندہ ستور ہوں دیکھیئے کب بلاتے ہیں اور جب تک جیتا رہوں اور کیا دکھاتے ہیں والسلام بالوف الاحترام نجات کا طالب غالب یکشنبہ ۲۹ ستمبر ۱۸۶۱ عیسوی

(۴)

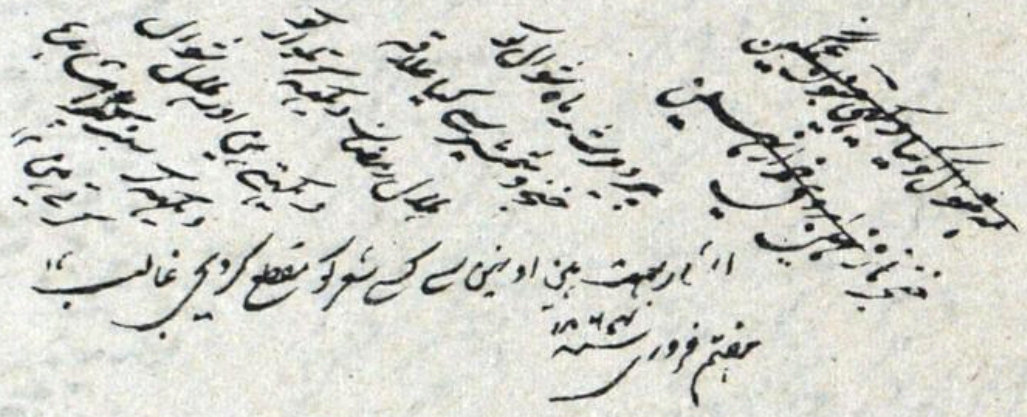

۵

دشمنی یار جگر خواہ ہوئی جاتی ہے
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

خط نستعلیق ہے، ہر مصرع کے بعد ایک ایک سطر خالی چھوڑی ہے۔ مصرع کے بعد ہر سطر کے آخر میں ایک ایک نقطہ ہے۔ ہر مصرع کے بعد ایک ایک سطر خالی چھوڑی ہے۔ مصرع کے بعد ہر سطر کے آخر میں ایک ایک نقطہ ہے۔

دل لگا کر لگ بجا کہتے ہیں
بات کرنے کا سلیقہ چاہیے

دل لگا کر لگ بجا کہتے ہیں
بات کرنے کا سلیقہ چاہیے

غنچہ ناشگفتہ کو دور سے مت دکھا کہ یوں
کیا تجھے یاد نہیں ہے مگر کہ یوں

وقت انزال ہے اور منہ میں ترا اے بیداد
کس کو دعوی ہے کہ میں ہوش میں ہوں

دل لگا کر لگ بجا کہتے ہیں
بات کرنے کا سلیقہ چاہیے

ایک ہی تیر میں دونوں کو شہید
اے ستمگر تری تقدیر میں ہوں

بل بے جنبش نہیں آنکھوں میں تری
سرمہ مہ جو خمیازہ کش عرض جمال

ایک ہی تیر میں دونوں کو شہید
اے ستمگر تری تقدیر میں ہوں

حضرت غالب کے مصرع کو ایک شعر میں ایک لفظ بنا کر ایک شعر کا اضافہ کر دیا ہے۔ مومن خاں نے اس مصرع میں تو دو کیا ہی ہے مگر دشمن کے مبارکباد دینے سے کیا ہوتا ہے۔ غالب ۱۹ مارچ ۱۸۶۷ء

(۶)

کہار کے حوالہ کرو

سے آپکے پاس پہنچ ہیں

میں بوڑھا اور ناتوان گویا نیمجان رہ گیا

ایک کم ستر برس دنیا میں رہا کوئے کام

دیکھ کر نکیا افسوس ہزار افسوس نجا کا طالب غالب

سہ شنبہ ۲۸ جون سنہ ۱۸۶۴ء

(۷)

(۸)

نامه فرستادند و ان رحم جا بلزار بدیں
حسن ادا مرهم نهادند و سپاس دیگر آن که
سررشته کاری داشتند از کف نرفت و
با فرمانده سازگاری روی داد باری خوش است
اگر هم بدین روش گاه گاه به نامه یاد آورند
در آن کوشند بهتر روز افزون و درستی ها
دیرین گردد از من و رو بیدادرنجوری من پرسیده اند
فارغ باشند که از رنج آزاد و از هوا فار غم
رنجوری رفته و ناتوانی باقیست چون بهبه
میگزرد دانم بر این نیز نیاید والا جاه نواب
محمد ضیاء الدین خان بهادر و رفیع جایگاه غیاث الدوله

رضی الدین حسن خان بهادر و افتخار النساء بیگم مرزا زین العابدین خان بهادر سلمه و در گزارش
از العبد بسته بدرگاه سنه ۱۲۷۳ ماه دوازده و بهم سنبه

(۹)

(۱۰)

تو صاحب یہ پندرہ بیتیں ہیں تقسیم اسکی اسیطرح رکھنا کہ پہلی ایک سیدھے سطر میں
صاحب احبت کا نام مع اجزای خطاب بخط نستعلیق لکھا جاوے اور پھر تیرھویں
پانچ پانچ بیتیں تین بار لکھے جاویں اور آخر کو یہ سطر جو میں نے اپنے نام کے
خطاب و تخلص لکھے دی ہے جسطرح کہ ہے اسیطرح لکھے جاوے کاغذ البتہ بڑا
ہوگا اور تقسیم اچھی طرح کیا جاویگا ان کام شوون اور پندرہ شعر تو صورت
بہت اچھی ہوگی یہ ایک نمونہ ہے مگر نمونہ اچھا ہے تم کسی شخص سے اسکی
نقل کرواؤ اور کاتب خوشنویس یعنی منشی عبادالله بیگ سے لکھواؤ اب
آپ اسکو جلد تیار کر بھیجئے اور یہ

چوں اسکے ہمہ ہیچ ملیگا در السلام

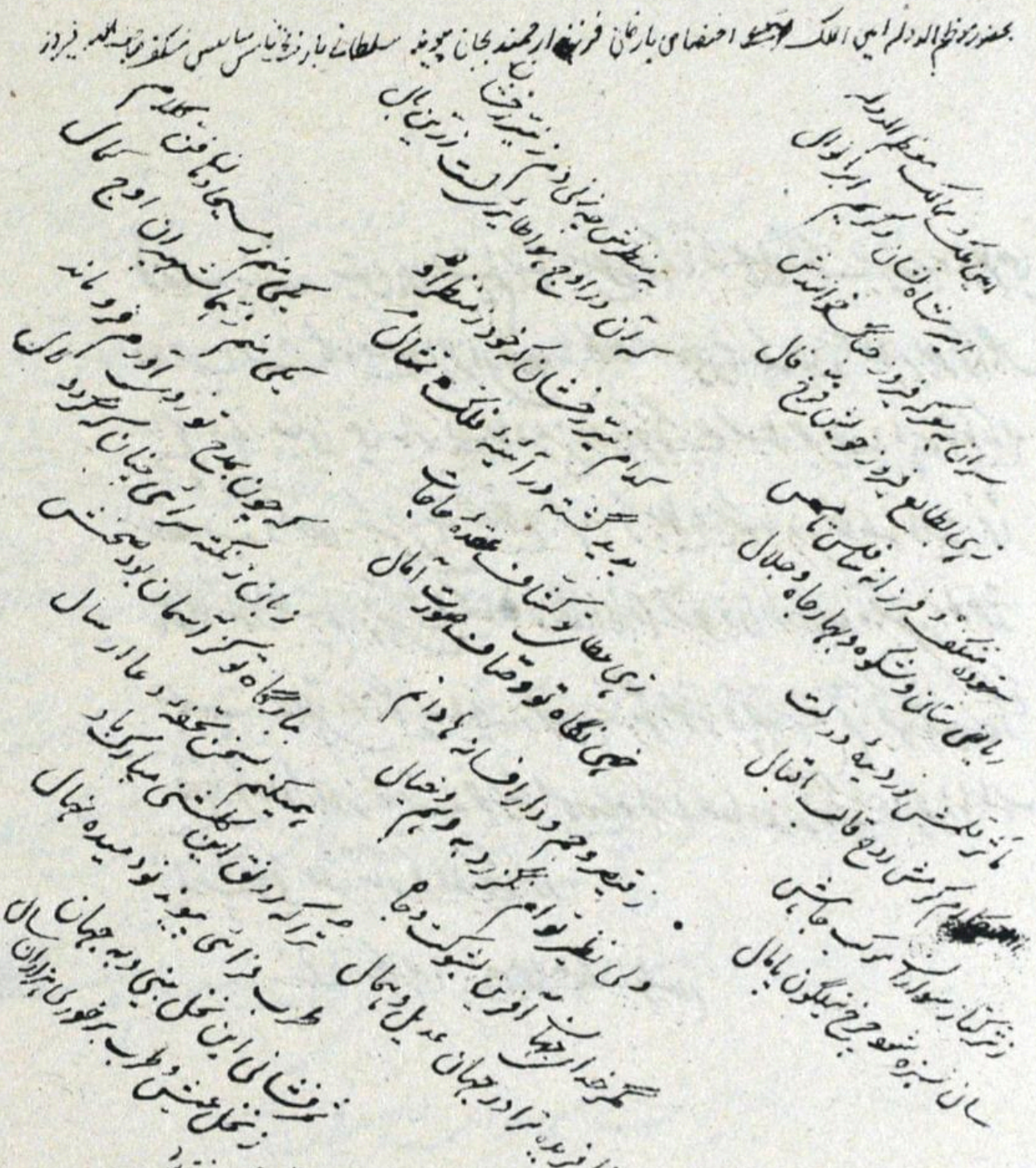

عرضداشت نجم الدولہ دبیر الملک اسد اللہ خان بہادر نظام جنگ غالب تخلص

(۱۱)

(۱۲)

مخدوم مکرم و معظم جناب کرامت مآب خدمتی بعد الدعا سلام مسنون الاسلام عرض کیا جاتا ہے کہ آپ کے ارادت محبکو ذریعہ فخر و سعادت ہے دو عنایت نامی آپکے اتفاقات مختلف میں پہنچے پہلی خط کے حاشیہ اور پشت پر اشعار لکھے ہوئے ہیں سیاہ ہے اسطرح کے ہیکی کے حروف اچھی طرح پڑھے نہیں جاتے اگرچہ بینائے میری اچھی ہے اور میں عینک کا محتاج نہیں لیکن باایں ہمہ اوسکا پڑھنے میں بہت تکلف پڑتا ہے علاوہ اسکی جگہ اصلاح کے باقی نہیں چنانچہ اول خط کو آپکے خدمتی واپس بھیجا چاہئے تاکہ آپ یہہ نجانیں کہ میرا خط بیکار کر پھینک دیا ہوگا اور معہذا میرا اندیشہ آپ کو بدہی ہوتا ہے آپ خط دیکھہ لیں کہ آیا میں اصلاح کہاں دی جاوے واسطے اصلاح کے جو غزل بھیجے اوسمیں میں اللہ فراوں میں تکرار میں فاصلہ زیادہ چاہئے آپکے خط میں جو کاغذ اشعار کا ہے حروف اوسکے روشن ہیں مگر بین السطور مفقود اور اصلاح کی جگہ معدوم آپکے خاطر سے رنج کتابت اوٹھاتا ہوں اور ان دونوں غزلوں کو اس ورق پر بعد اصلاح لکھتا جاتا ہوں موجود تو آپکے پاس ہوگا اوس سے مقابلہ کر کر معلوم کر لیجیگا کہ کس شعر پر اصلاح ہوئی اور کیا اصلاح ہوئی اور کونسے بیت متروک ہوئے مشاعرہ یہاں شہر میں کہیں نہیں ہوتا قلعہ میں شاہزادگان تیموریہ جمع ہو کر کچھہ غزلخوانی کر لیتے ہیں وہانکے مصرع طرحی کو کیا بھیجیگا اور اوسپر غزل لکھہ کر کہاں پڑھیگا میں کبھی اوس محفل میں جاتا ہوں اور کبھی نہیں جاتا اور یہہ صحبت خوشہ چند روزہ اسکو دوام کہاں کیا معلوم ہے ابھی ہو ابھی ہو تو آیندہ نہ ہو والسلام مع الاکرام اللہ اللہ

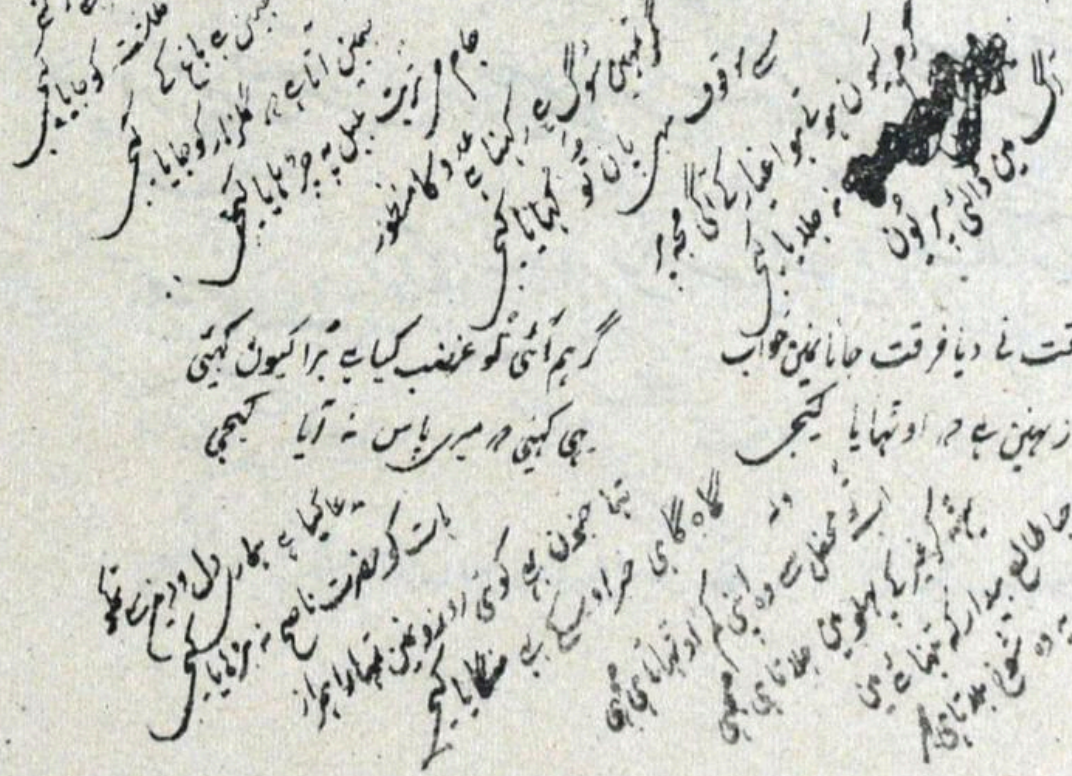

(۱۳)

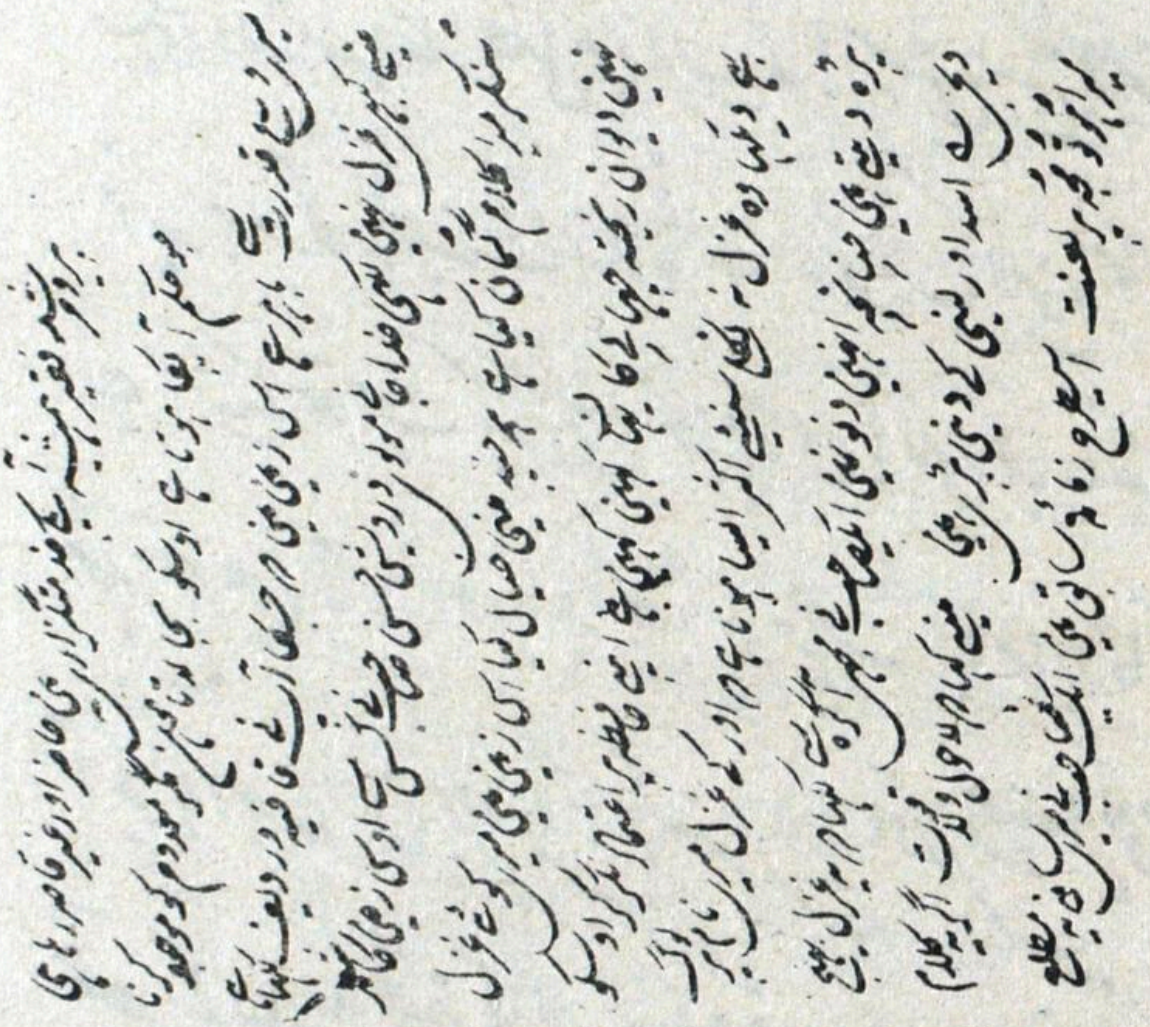

بڑھا ہے اسد اس جفا پر تو نے وفا کے
مری شیرشت باش رحمت خدا کے
جب سنکر عرض کیا
ہر چند جس بزرگ کا یہ مطلع ہے اور سہر بقول اوسکے خدا کی رحمت اور اگر میرا ہو تو محبہ پر لعنت
اسد اور شیر اور رحمت اور خدا اور جفا اور وفا یہ میرے طرز گفتار رہی ہے بہلا ان دم شعر و نہی
تو اسد کا لفظ بیہ ہے وہ شعر میرا کیونکر سمجھا گیا واللہ باللہ وہ شعر خدا تک رہنگے کا خاتمہ کا
میرا نہیں ہے ورسلام کا مرسلہ جمعہ ۲۵ ماہ صیام و ۲۹ ماہ اپریل سنہ حال

(۱۴)

سبحان اللہ سر آغاز فصل میں ایسے ثمرہائے شیریں رس کا پہنچنا
نوید ہزار گونہ مسرت و شادمانی ہے یہ ثمر رب النوع اثمار
ہے اسکے تعریف کیا کروں کلام اس باب میں کیا چاہتا
مہینہ میں یاد رہے اور ابد الآباد تک آپکو خیریت آیا پروردگار
آپکو با اینہمہ رواں پروری و کرم گستری و یاد آوری سلامت رکھے
جمعہ کے دن ۸ جون کو دوپہر کے وقت کہار پہنچا اور
اوسی وقت خط کا جواب لیکر اور آم کے دو ٹوکرے دیکر روانہ
ہو گیا یہاں سے اوسکو حسب الحکم کچھ نہیں دلوایا گیا خاطر
عاطر جمع رہے خفتہ دلی کا طالب۔ غالب

(۱۵)

جناب عالی یہ خط فتحپور سے آپکے نام کا آیا ہے
میں اسوقت حاضر نہوں گا خط بھیجتا ہے اسکو
علاحدہ کرکر جب اسکا جواب مجھکو دیجیگا تو
میں فتحپور کو روانہ کرونگا شاد رہا کرے
فرزند ارجمند کے اور بزمگاہ دیوانخاص و قلعہ
معلی جا رہینگے مصمام الدولہ کیطرف سے مصمام الدولہ
امیر ہیں اور امرا باہمدگر طریقہ فرد تنہا کا
مسلوک رکھتے ہیں یعنی تشریف لیجائیے اور
ہمکو معنی لیکن اب میں رقعہ کے عبارت
میں کیا الفاظ صرف کروں تشریف شریف
اور قدوم میمنت لزوم کو دیوانخاص سے
مباعدت محض اور بھیجدا مصمام الدولہ

اگر شہزادہ اور دیوانخاص کے لفظ لکھوں تو حضرات مکتوب الیہ کو برا معلوم ہوگا اور مصمام الدولہ کو بھی برا معلوم ہوگا اگر لکھا جائے کہ میں نے یہ لکھا اور اگر وہ مضمون نہ لکھا جائے تو ترک ادب ہوتا ہے اب آپ ہی ہدایت کیجیے کہ میں کیا لکھوں کیا نہ لکھوں

N.M.1965.10

(۱۶)

N.M.1965.11

قبلہ و کعبہ جو حکم حضور کا ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

(۱۷)

نہ بھائی یہ نہ سمجھو سلطان بمعنے مصدر آتا ہی سلطنت اگرچہ من حیث القیاس
صحیح ہے لیکن تمکن کی باہر ہے خلد اللہ ملکہ و سلطانہ لکھتی ہی منشیان
ایران و روم و ہند سب یوں ہی لکھتی آئے ہیں ضمان بھی بمعنے ضامن اور
بہی بمعنے ضمانت سلطان بہی بمعنے بادشاہ اور بہی بمعنے سلطنت اسمیں
کچھہ تامل نکرو کسکے مجال ہے جو اسپر منہ سی سکے لیکن ملکہ و سلطانہ
علمت تذکیر ہے اگر ملکہا و سلطانہا بنجاتو بہتر ہے ورنہ
خیر یوں ہے رہنے دو ہمسے کوئی پوچھیگا تو ہم کہہ سکتے ہیں ہر عامہ
شکوہ سلطنت بمعنے تانیث کے رعایت سے اور سہی تو یوں ہے ہم اگر
کاتب شکر ہوتو ہا ہوز کا نقطہ مٹا دینا اور الف بنا دینا
دشوار نہیں ہے بن سکے تو بنوا دو اور سلطانہ کو خدا کیواسطے مت
بدلنا یہہ بلغاء عرب و عجم کا قرار دادہ ہے بعد اسکے سب تقریر کہ یہ
عرضی ہے ہرگون بحسبہ کو عرض لکھی ہوئے میری پاس آیا ہے ۱۲
غالب ۱۲

(۱۸)

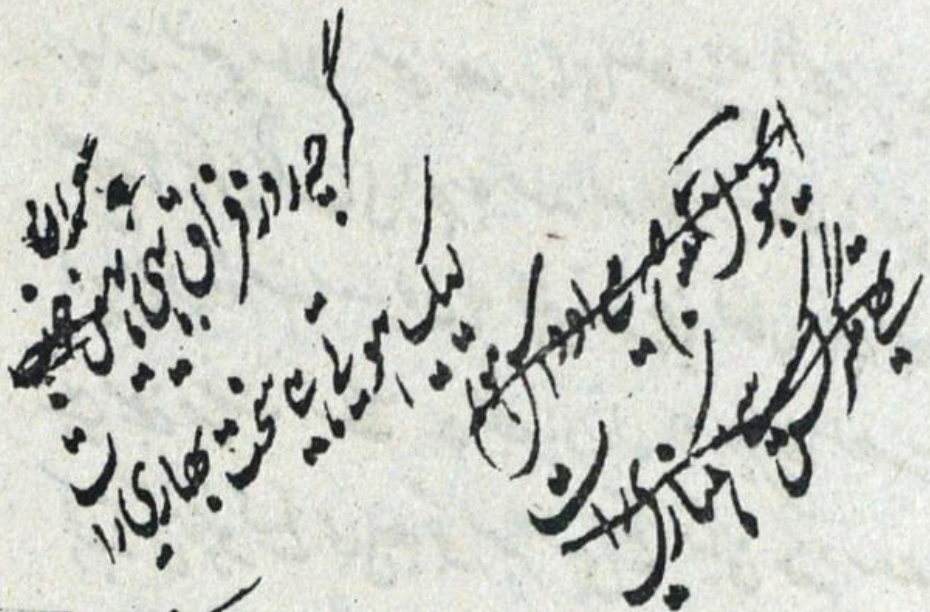

شنوائی بفتحۂ نون ہے بسکون نون و کلمۂ عدالت کے بولی ہے ۱۲
گر خیال رونق ہے یہ شعر یہ معنی دیتا ہے کہ اگر تم آسمین آیا
نہیں تو اسکو کیون ویران کرتے ہو کیا آدمی جہان جا کر رہا
جا ہتھیا ہی بہنی اوس گہر کو ویران کر لیتا ہے یہ مسل
استفہار و استفہام کا ہے یعنے تمنے جو خانۂ دل کو
اوجاڑ دیا کیا تم یہان نہین آیا جاہتے ہمکنار مراد
ہم آغوش مسلم لیکن مستعمل نہین ہمکنار بولتے

(۲)

(۳)

(۴)

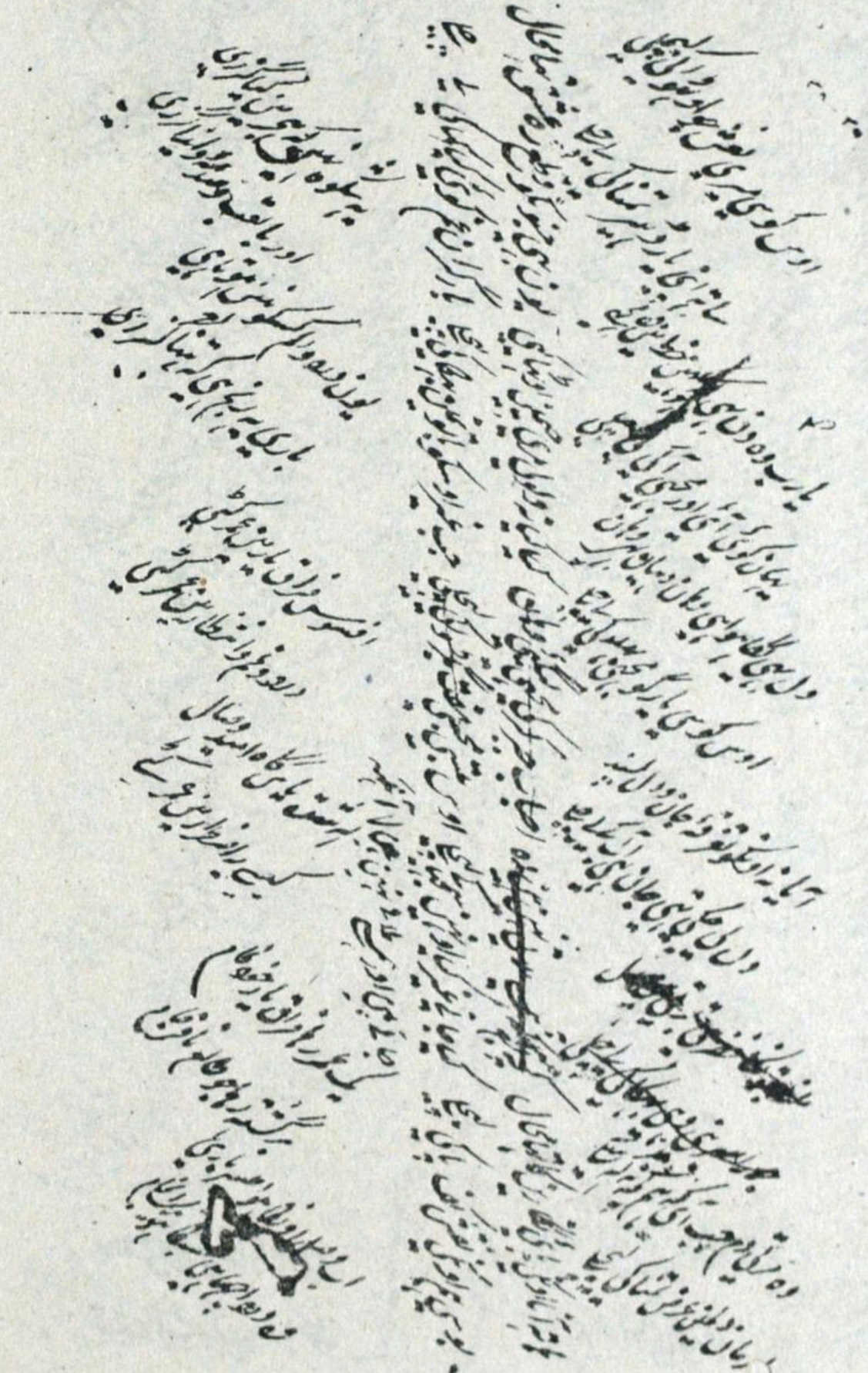

(۵)

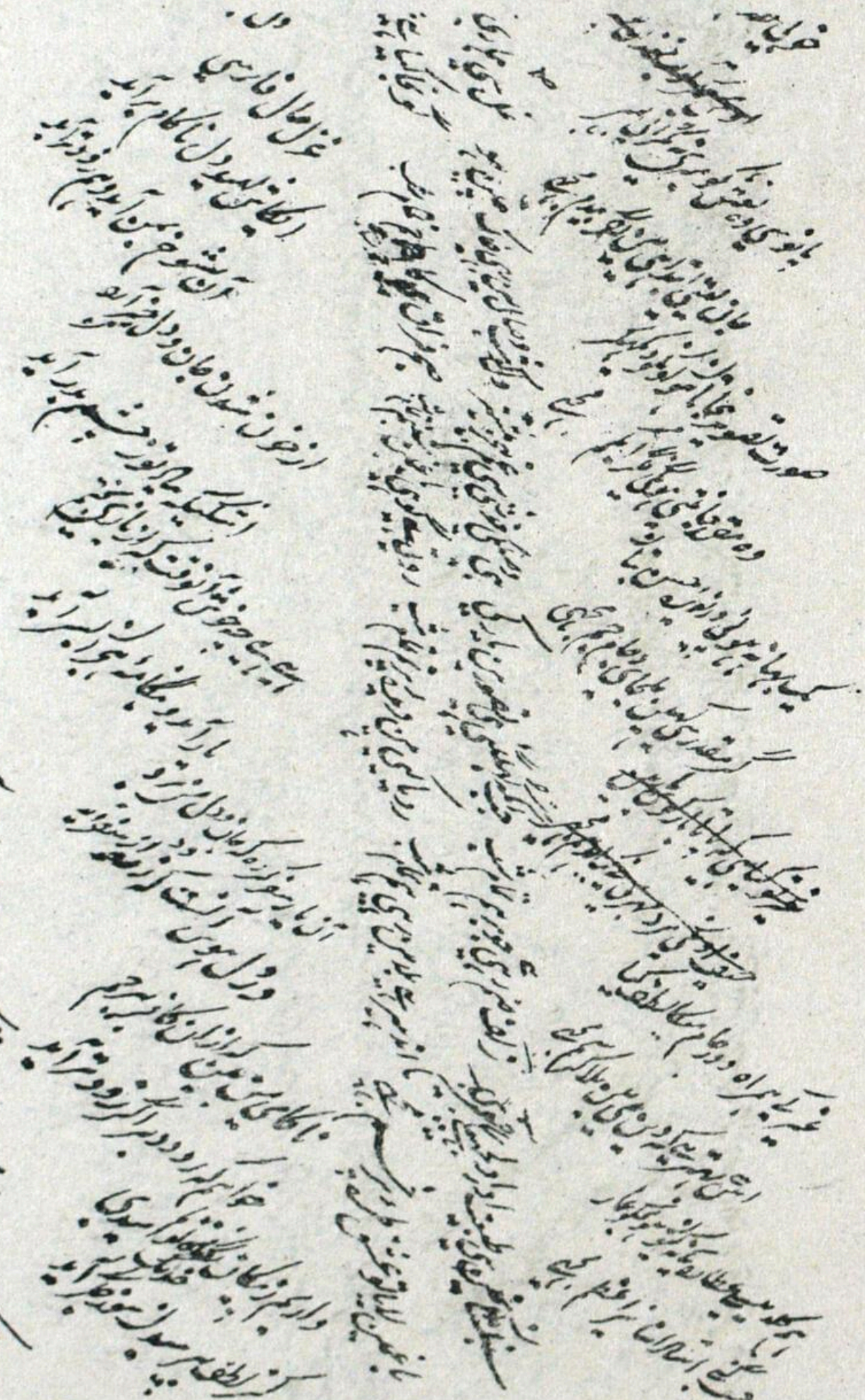

(۶)

(۷)

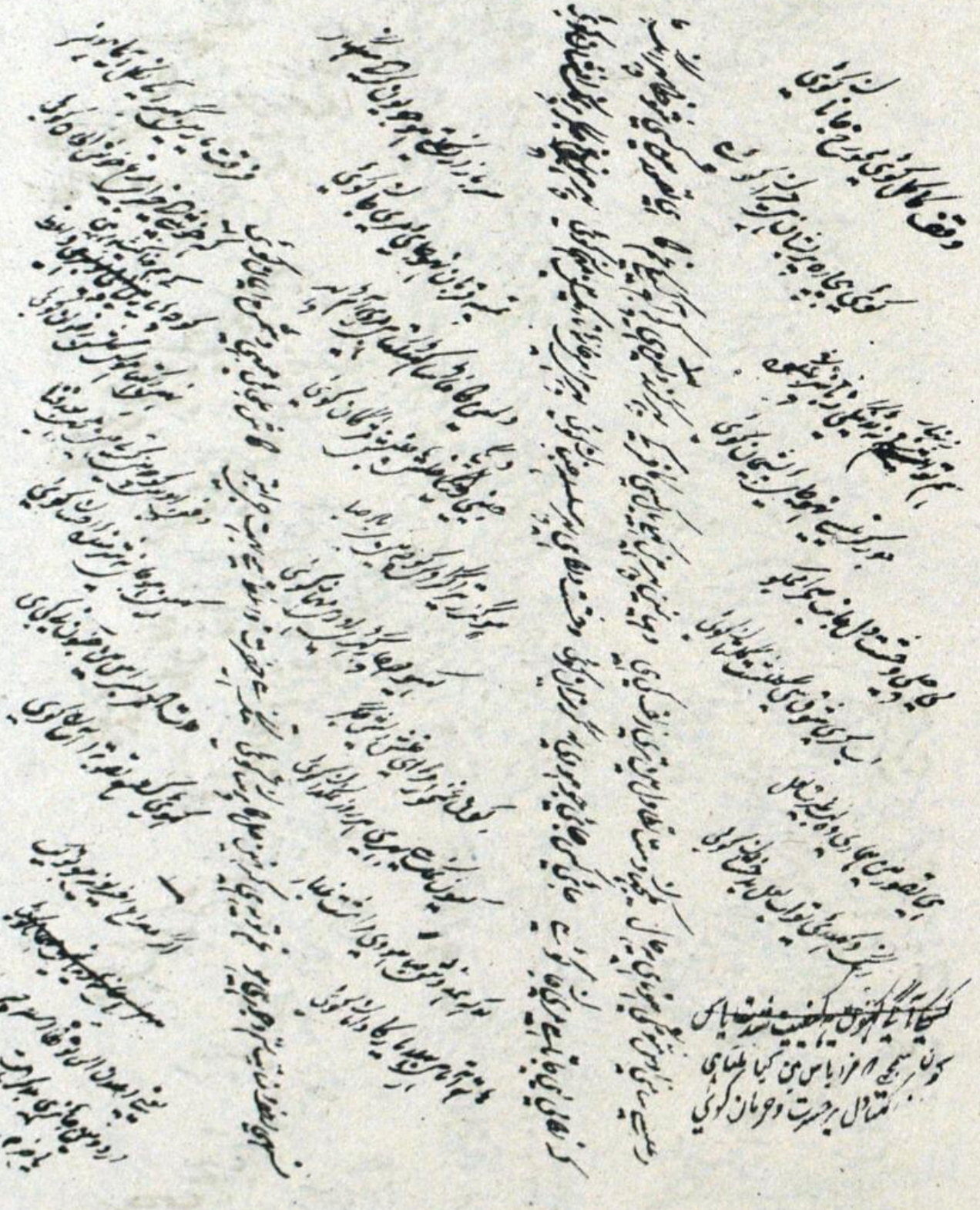

(۴)

(۹)

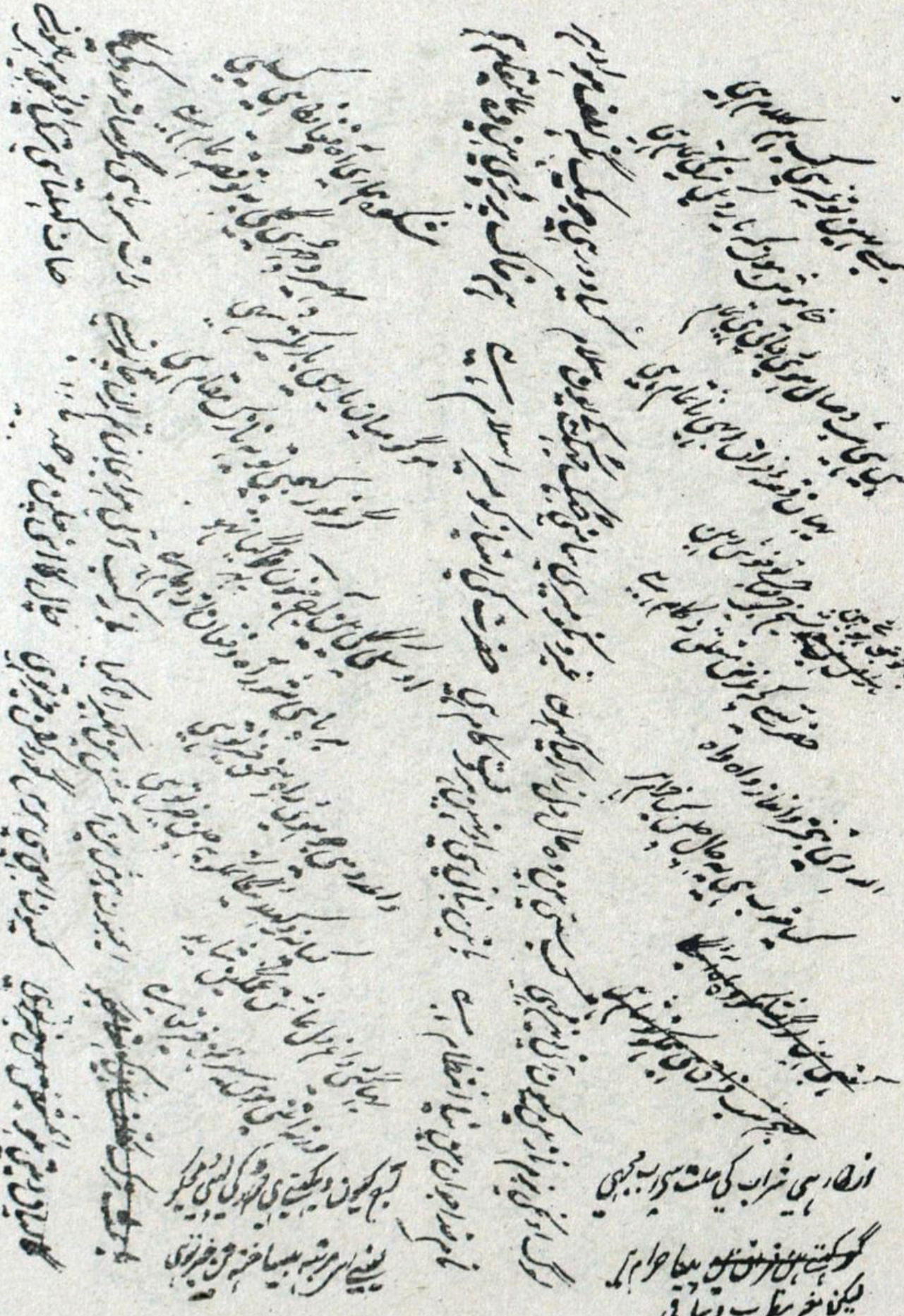

(۱۰)

(۱۱)

غضب ہی لوگ بگڑتی ہیں میری گالی پر
کوئی بہراس سی کیا مزے اوٹھائیگا

(۱۲)

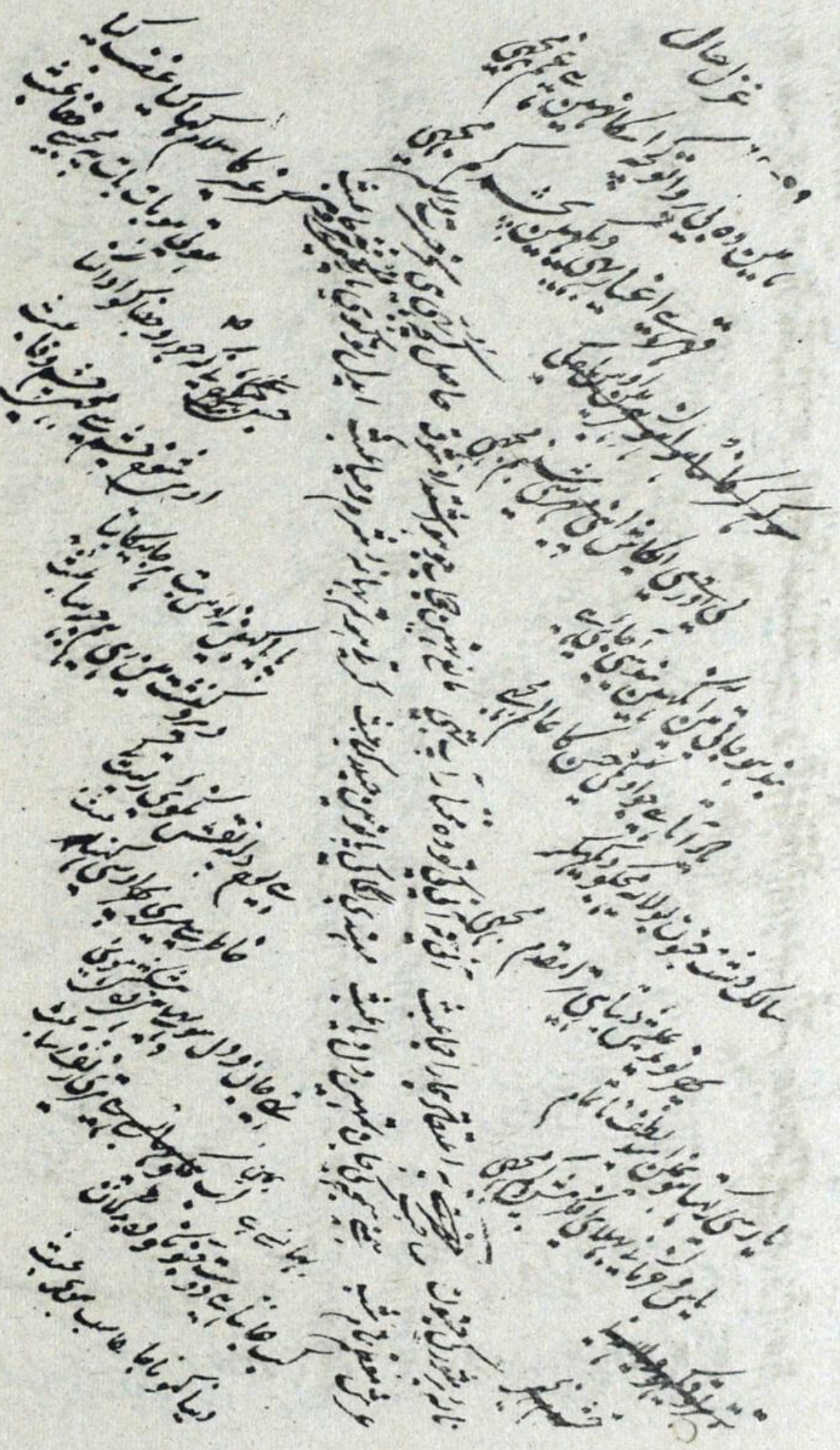

(۱۳)

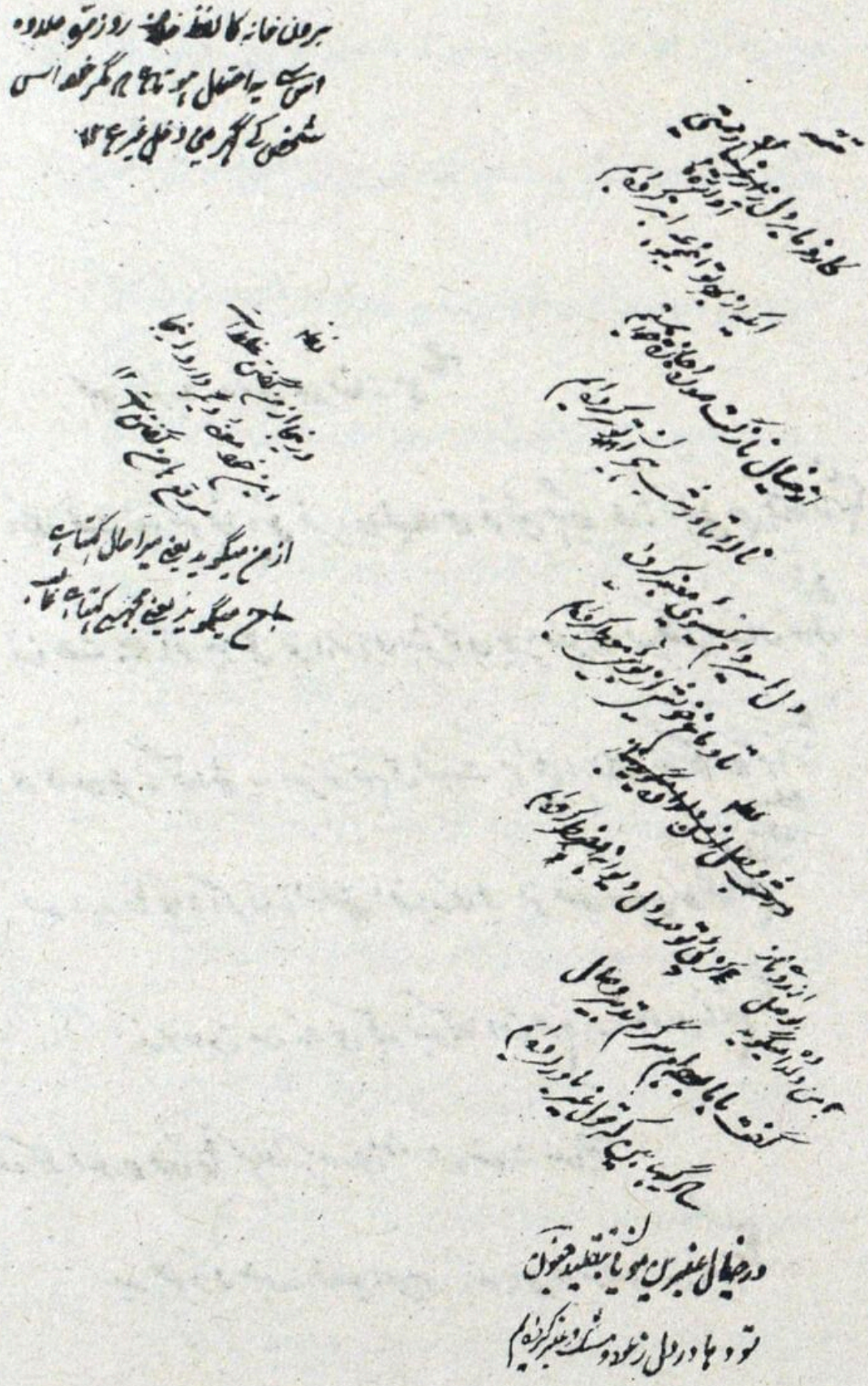

(۱۲)

(۲)

نورِ چشمِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ابنِ محمد

جناب سرسید احمد

بھی مرحمت خسروی وقعہ عنت نا جات ہوئے اول شکریہ

اوس اصلاح کا کرتا ہوں جو یہ بے نقطہ ابجد اپنے کردی بہت عمدہ

اصلاح ہوئی مگر لفظ ایجنٹ ہے تمام نقطہ جان تازہ آئی ہے

اور شکر اوس افضل کا ہے جو نسبت بورڈنگ ہوس کے لکھا ہے

جقدر وہ چاہے وہ بھی بہت ہے مثنے شمس الدین صاحب کا

بہت شکر ہے کہ اسقدر لبنا ارتکاب اوسنوں اپنے اجابت جانب دیا

جاب دیواری بورڈنگ ہوس کے گرد ہو ہی ہو گئی صرف ایک دروازہ

ہوں
حسبہ ہم مقرر سمجھا جاوے گا اور کسی کو کبھی کسی وقت غیر حاضر ہو جانا ممکن ہو جاوے گا — ابھی میں سنتے رہے
سے
سکہ اوس ارسکل کا جاری اخبار میں بھی چھاپنا مناسب ہوگا یا نہیں اگر موقعی سمجھے اصول مطلب کی جاری ہی
کلیوانی
تو جاوے گا صحی خیال ہی کہ جاری اخبار میں جنھی سی اوسکی قوت سمجھ ہو جاوے گی اور اس سمجھ کی جاری
کہا گیا ہے — صحی نہیں اخبار میں ہوا سوسیٹی کا اخبار اسکی پس سہولت ہی میں کیا نہیں
بلد نسبت اسکی خدمت میں روانہ ہوتا رہی اور 2 بیٹے بہ نوکری کلم بجدیا امید ہے
بھی جاکر گیا اوس پرچہ میں سکو مضامین محمد ہوتی ہوں گے مدرسۃ العلوم کے ترقی کے حالات

آمدنی نیابت احمدیہ سے منسوخ کر دیتی ہے۔ مری نائب کا درد بانکپن بہت کرتا ہے خصوصاً
کسی سے
آپ ہفتم مہینہ کا درد بہت شدت ہوتی ہے ابتدا ہوتی ہے کسی قدر
ہے ہی آپ صاحب کی مدت ۲۱ اکتوبر منٹ ہوا ہے کی فرصت ہوا ہے اوس شدت کی فصول
کھیو خوشی ادھر ہی دلکو خوشی کہنی ہے ۱۲ کسی کا
سید

(۳)

بھی اکبر جو موجود نہ تھے آپکا عنایت نامہ پہونچا۔ تفسیر کا کام ابھی تک شروع نہیں ہوا ہے۔ تمام وجہ مرتب کر چکنے کے بعد شروع کرونگا جو مضامین تفسیر کے اپنی پسند کی وہ بہت مزے اخراز کا ہے۔ صدر آباد کی حویلی اپنی سنہ ۱۳۰۰ھ تک غلطی میں صرف نواب سالار جنگ کی عدالت کو گیا کی کر جلد آیا ۱۵ صد روپیہ ۱۴۰۰ کا ہے کا جو اضافہ ہوا ہے نا اوسکی منظور حضور نظام ابھی نہیں ہوئی ہے اکبر ہے۔ قرآن مجید اور اوسکی کمنٹری دونوں کے سٹیل پنجے کی نقل کرنا ہوں نصاب احمدیہ ۱۳۱۱ھ کی مرتب ہی چھپ رہا ہے طلباء اس کتاب کے لئے اوسکے بعد طلبات احمدیہ چھپنی شروع ہوگی۔ اس عرصہ میں مجھکو ہیضہ کی مرض بیمار ہوگیا تھا ابھی تک اک شکم نظام باقی ہے۔ بڑا فکر ہے کہ منزل کا کام پورا ہو جائے ۲۸ نام تک ہیں اٹھا برس ہونا ہے منزل حصول ہونا ہے ان رات ہی تک ہے دو برس میں پورا ہو جائے۔ [illegible]

علیگڑھ مدرسۃ العلوم

۱۰ اگست ۱۸۹۶ء

والا جناب عنایت نامہ مع دو جلد بجویز تعلیم مذہبی کے پہنچا۔
اور میں نے کل اخبار کی حالت میں اُسکو پڑھا۔ سرکاری مدرسوں
یا کالجوں میں تعلیم مذہبی شامل کرنے کا اس سے بہتر کوئی طریقہ
بظاہر خیال میں نہیں آتا جو آپ نے تجویز فرمایا ہے اور خاطر کہ
میں خیال کر سکتا ہوں گورنمنٹ کو اسکے منظور کرنے میں کچھ عذر نہ ہوگا
گورنمنٹ کو میرے نزدیک جب سے کہ نیشنل کانگریس کا غلغلہ ہندوستان
میں ہوا ہے ہندوستانیوں کو مذہبی تعلیم دینے کا زیادہ خیال
ہو گیا ہے اگر میرا یہ خیال صحیح ہے تو گورنمنٹ ایسی تجویز کو نہایت
غنیمت سمجھیگی اور اُسکو خوشی سے منظور کریگی لیکن جیسا کہ
آپ نے خود آخر میں لکھا ہے مسلمانوں سے بہت ہی کم توقع ہے
کہ وہ یہ دردِ سر گوارا فرماویں اور مذہبی تعلیم کے انتظام کے
لئے کمیٹیاں منعقد کریں اور ہر ایک کمیٹی اپنے ذاتی خرچ پر

اور اگر نہیں — رہی یہ بات کہ اس قلیل وقت میں جو نہ ہبی تعلیم دی جائیگی آیا وہ ان خرابیوں کا انسداد کر سکے گی یا نہیں جو انگریزی تعلیم سے متصور ہیں اسکی مجھکو بڑی امید نہیں لیکن بہرحال اگر آپ کی حسن سعی سے یہ تدبیر چل نکلے تو نہ ہونے سے ہونا بہتر ہے اور تعلیم نہ ہبی کے ساتھ نماز روزہ کی پابندی کا انتظام کرنا بھی نہایت ضرور ہے بلکہ اگر میرا خیال غلط نہ ہو تو صرف پانچ وقت کی نماز کا التزام اس محدود نہ ہبی تعلیم سے زیادہ مفید ہے اور مجھکو اس کالج میں اب تک جو کچھ نہ ہب کے متعلق کوئی عمدہ انتظام کیا ہے وہ صرف یہی ہے کہ یہاں کے طالب علموں کو نماز کی پابندی پر مجبور کیا جاتا ہے — امید ہے کہ آپ مع متعلقین کے بخیریت ہونگے زیادہ نیاز خاکسار نیازمند

الطاف حسین حالی

۱۶ اکتوبر

جناب مخدوم و مکرم

بعد سلام و نیاز

اس غرض سے کہ گورنمنٹ - ندوۃ العلما کی مقاصد سے کماحقہ

واقف ہو سکے - ایک یادداشت طیار کی گئی ہے - انکا انگریزی

ترجمہ ہوکر - ارکان کے دستخط سے گورنمنٹ کے پاس بھیجا جائیگا

اسلیے انکا سودہ آپکی خدمت میں ارسال ہے - آپکی دانست میں جہاں

کوئی امر نامناسب ہو سکی اصلاح دیجیے - یا اگر آپکی رائے میں انکا بھیجنا

بالکل بیفائدہ کے قابل ہو تو آپکو بتدبیل کامل اختیار ہے والسلام

محمد علی ناظم ندوۃ العلما

بقلم شبلی نعمانی

از دفتر ندوۃ العلما

ہوالمستعان

نواب صاحب عالی مناقب

تسلیم

یہہ تو میں جانتا ہوں کہ جب سلطنت کا کام ہو تو فرصت کہاں

مگر کیا کروں کہ آپ دریائے فیض اور میں تشنہ مراد اگرچہ آپ کی

تشریف آوری میں میرا فخر و آبرو ہے برج کار سرکار اور صحبی فرصت کا

کیا علاج مگر حاضر ہونا ضرور اور عرض مطالب ضرور تر متفکر ہوں

کیا کروں حیدر آباد داغ کا آنا اور جانا اور پھر آنا نہایت

دشواری سے ہوا ہے جو مجبوری واپسی لگی ہے مبادا کہ خالی قیام میں رنجش

زیادہ تر ہو دور رہا ہوں اندیشہ مند اس سبب سے ہوں کہ ہنوز نابلد ہوں

اہل بلدہ کی طبائع سے سباد آکہ کوئی امر خلاف مدیریت سامنی ہو کر

مضر ہو آنکا خلوص منفعانہ کشاں کشاں لدیا سے مدیریت میں پہنچا سے

اب بی محروم نہ رہے عند اللہ مآب ہی اسقدر مختصر عرض کرتا ہو مدیر محترم سے

ادا کیا گیا مری بضاعت کثیر باعث ملامت کثیر وضع ہوی زیادہ کیا عرض کرے

ہم ہی سے سرکار عالی وقار کا امیدوار ہو کسی عرض نہیں رہی اگر حکم ہو

رزق تو اگر آگہ سے مقرر ہو تا تہا جہ انجام نکلہ مرے احباب کا ورنہ

جو زمانہ قلیل ہی آپکے وجیہ دستگیری دائمی ہوی ہے آفتاب سلامتی

ابد ابو بہر روشن رہیگا سپردم تو بمایہ خویش را تو دانی حساب کم و بیش را

زیادہ کیا مدام حشمت کا فرمانے کا ہم

ماہی ملتسر

۱۵ اگست داغ دہلوی

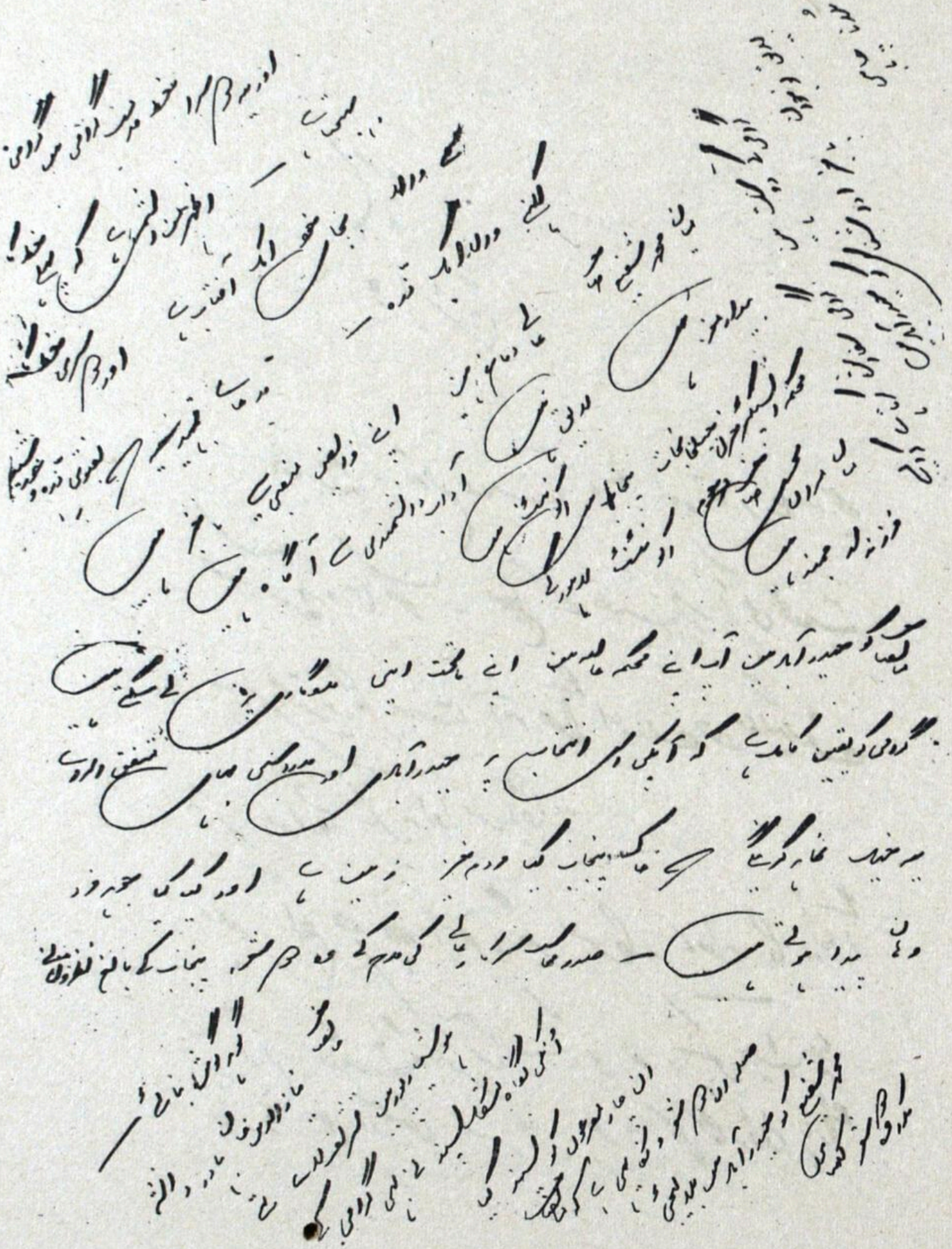

شہادت دے تو اچھا ہو گا۔

شہادت کو تجھ آج تک کر دیا گیا۔ مگر دعا کو سب تیار ہے۔ اس عرصہ میں ایک جلسہ ہوا تھا جس روداد خدمت عالی میں ارسال ہو چکی ہے۔ میں سمجھ سکتا ہوں کہ اس قدر محبت کی کمیشن کے پیش نہیں ہو سکی ہو۔ اس فیصلہ پر تو طلباء آگاہ ہو گئے ہیں کیونکہ سرکاری حکام اور پرنسپل صاحب کے خطوط سے اس بات معلوم ہوتا اتنی جلدی میں غور بھی نہیں ہو سکیگا اور ہر بار لوگ اس وقت آ بھی نہ سکینگے جو رائے کو رام پور کے جلسہ نے دی ہے وہ قابل غور ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ کمیشن اسپیشل میں ضرور اس کے خود کمیشن پیش ہو گی نہ ہو۔

ع۔ اے باد صبا ایں ہمہ آوردۂ تست۔ اس عالیشان نے اب اسقدر پریشان رکھا ہے کہ لیٹ کا کام بہت کم ہو سکا۔ اور ہدف دولت کو چینی کو دیکھ کر امید ہے کہ اگلے ہفتہ میں اندر کی چھپائی دو ہزار تک ہو جائیگی۔ اردو کے متعلق جو آپ نے لکھا ہے کہ نہیں چھپا۔ اس کی قیمت ٹیلیگراف پریس نے ۱۰۰ روپیہ لکھی ہے اور پیشگی طلب کی ہے جسکے ۵۰۰ چھپنے ۵۰ روپیہ ہونے چاہئیں

اور شاید کانسٹیٹیوشن کو بھی مشرف بکفر کرنا ہو۔ سر مکرمہ آج صبح
جہاز سے کوہ ہمالہ گئے۔ اور کمیٹی صرف [illegible] روداد سننے دیر تک بابت
اور کانسٹیٹیوشن کے متعلق رائے مانگنا۔ پھر ہوگا۔ سعد کانسٹیوشن
اگر پاس بھی ہو گیا تو ہیں کہ ہم اس کو علیحدہ کر دیں گے
قبل بدنامی ہے تاہم خود حضرت سوچ لیں اور فیصلہ کر لیں

کیا عرض و طول ایسا ہی حل طلب ہے
ترجیح دائیں دائیں بائیں کی کا ہے

امید ہے آپ کی توقع پر پورے اتریں گے۔ خدا آپ کا حامی و ناصر ہو
کہ ہم کو آپ سے بہت کام لینا ہے

آپ کا عزیز بازماند
محمد علی

N.M.1964.291/3

اللہ اکبر

Tele Address Khilafat
Telephone No. 41708

Khilafat House
LOVE LANE
BOMBAY 10

KHILAFAT

فروری ۱۹۳۶ء

برادرم السلام علیکم

حامل ہذا احسن احمد میرے سکریٹری حبیب احمد ندوی کا بھائی ہے علیگڑھ کالج میں داخل ہونا چاہتا ہے درخواست دیدی ہے امید ہے کہ آپ اُنکی طرف خاص توجہ کرینگے اور محدود ذریعہ معاش پر بھی نظر رکھتے ہوئے داخلہ و زمانہ تعلیم میں سہولت پیدا کرنے میں دریغ نہ کرینگے۔ میں بھی چونکہ کودھلی سے متعلق رہا ہوں رہبر رہبری یا کچھ نہیں تاہم شمہ جلد حاول کے رسمی زبانی کہنے کا موقع نہ ملا مگر شاید ورنہ زبانی کہدیتا دلچسپ اتفاق ہے کہ جب میں ایسے ملنے کی کوشش کرتا ہوں تو آپ نہیں ملتے اور جب آپ دعوت دیتے ہیں تو میری ہر کوشش کے باوجود نہیں بھیجتا مجھے افسوس ہے۔

والسلام

شوکت علی

خادم قوم

بسم الله الرحمن الرحیم

سیدی عمر الله ناد یک واسبغ علی محبیک ایادیک وظهر سعادیک
وشفی الله المرضی نفسک المبارک ولا اراک مکروها طول عمرک
الطویل فی من تحبه وتلقی علیه انظارک امین

بعد ما یجب اهدائه من سلام وتقبیل تلک الایدی العظام
نعرض علی مسامع مولانا انا للانزال نتایج الدعاء له ولابنه
واخیه نسئل الله الاجابه ولا نخفی سعادتکم ان الماکتور
رشید الدین قد سافر منا بذا للرئیس لهفات صدرت منه
فوجه النواب علیاه الله توبیخا حوجه ان یضرب تلک
اللیلة بلغراقا الی الکشر ثم اصبح متاهبا وفی ثانی یوم انا صب سافر
وانا انما اشرت الی بعض القصة وتفصیلها قد اتاک من
اراکین الدولة هذا والسلام علی کافة من لدیکم من محمد طیب
۲۲ محرم ۱۳۱۹ سنه

۱

۳ رجب چہارشنبہ

عمدہ من سلمہ

آج میں گلبرگہ میں ہوں جی شاد آیا ہوں دو روز ہوں گا
رات کو یہیں رہوں گا کل صبح سوار ہو کر شام کو انشاء اللہ
حیدرآباد پہونچوں گا۔ سید محمد علی حسین بخاری ہیں گلبرگہ
حیدرآباد کی عملداری میں یہاں سے کامٹی تک اسلئے آیا ہوں
راہ جانا ہوا کل سب حیدرآباد سے ہاتھ پہونچے گا والسلام دونوں

والسلام
خاکسار
مشتاق حسین

دہلی ۹ دسمبر ۴۳ء

عزیزی تمہارا خط ملا تم نے جو خبر لکھی ہے
معلوم کر کے بہت دن سے مجھے خوشی ہوئی
لیکن میں سمجھتا ہوں اگر تمہارے خاندان
کے بزرگ پاکستان جا رہے ہیں تو تمہیں
ان سے الگ نہیں ہونا چاہیے۔ تم لاہور
یا کراچی میں اپنی تعلیم بہتر طریقے سے جاری
رکھ سکو گے۔ والسلام

ابوالکلام

Tibbia College Hospital
Delhi
18/1/1926.

Dear Dr. Keane,

Zamarrat Bi, is a patient in whom Hakim Ajmal Khan sahib is very much interested, as she is connected as an old retainer of his family. On his advice I am writing this to you & request you to kindly examine this poor woman & let us know what is the nature of this growth she has got & what is your advice. If an operation is advised would you be able to take her in the hospital & do the needful. She is a very very poor patient.

With kind regards Yours sincerely
M. A. Ansari

Honorary Secretary's Office,
M.A.O. COLLEGE,
Aligarh, ۹ مئی 190

بخشنده سوا و بخش تب

کرمی و بخشودی

بس بدل و بیگانه شکریه اوار ظاهون له آنی بیرش کرعلی ص

کی بدر دانی و ناکر او نکو اکب بدن کی مصیبت نے نجات دی

بے بہ فرده اسی وقت معلم ہوا او بس آب بسیج غرض آ ہون

ا جو کچ سلک بچے ابنی شبلی جاگا شاہ ہ بالکل دفع ہو گیا۔

خدا آکر رسکا اجر دیگا قطعا

عبد الله

نمونۂ خط

مخلص مکرم ... والا نامہ ... اسے ہر ... آپ کے ...

... اس مندرجہ ... حسب دل اثر اصلاح ...

(۱) ... حروف سے ... نوے زلف کسی سنوارے گا؟

(۲) ... کو ... جل یا رتے ... سنہ کا جل بھی کوئی ... ؟ ... علوم کا کیل ... معاملہ ...

ج ۱ اسلام کی زلف ... اسی کو نسبت ... ہے ... ہر ... صفحہ کا ... کیجئے ... تو ... ہوگی

ج ۲ اسی کو خاص ... نسبت صرف معضہ ... ہے ... جل ... عت ... ہے ... یہ مراد مسحور کیسے ... عت ... اسلام ... ہوگا ۔ یا اسلام ... جل یا ... کر مشرکین کف ... کی ... کھونے لگائے گا ... اور ... جل یا ... زنا کو معضہ ... ہے ... ہے ... مترشح ... ان کیجئے کو ... ہے ... یہ عام ... کی طرح ... ہے ... اور ... نسبت ... ہے ... تمام ... اضلاع ... حق ... ہے ... اس ... کو ... عبارت ... واضح ... لکھئے ۔ آئندہ ... سے ... خط ... کی ... ہے ... آپ ... کو ... مضمون ... ہے ... زیادہ ... ہے ... اور ... کہ ... آئندہ ... یہاں ... ہے ... لکھ ... دیا ... کہ ... علمی ... اسلئے ... کام ... ہے ... اجتناب ... زنا ... کہ ... خوف ... اگر ... ہو ... تو ... کسی ... دوسرے ... نام ... سے ... دیدیجئے ... میں ... آپکا ... ہوگا ... کہ ... ہوگا ... میری ... ہے ۔

عزیز

کلیمپ فریڈ پور
مع بنگلی
مورخہ ۲۲ اکتوبر

مکرمی نبیرہ تسلیم -

محبت نامہ موصول ہوا - میں مجبور ہوں کہ آپ میری وجہ سے ایسے الفاظ اپنی نسبت تحریر فرمائیں - مجھے سخت ندامت ہے - آپکا اظہار ندامت آپکے حسن اخلاق کی دلیل ہے - میں اگلے دورہ پر ہوں اور ۱۵ جنوری تک بمبئی واپس جاؤنگا - اغلب ہے کہ ضروری امور میں لکھنؤ حاضر ہوں - پیشتر سے اطلاع دونگا اور درد دولت پر حاضر ہونگا - آپکی تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں ہے معیار کے پرچون کی ضرورت تھی - اگر عارضیاً مل جائیں تو میں ممنون ہونگا نیز استانہ ہائے اردو (مثلاً میر - سودا - مصحفی - انشا - آتش - ناسخ - حسن وغیرہ) کی تصاویر کی نامدش درپیش ہے اگر آپکے علم میں ہوں یا جو مناسب سمجھیں امداد کریں شکریہ ہوگا - آپکی محبت کا شکریہ ادا کرتا ہوں - آپکی ذات سے متعلقات سلامت رہیں دعا گو ہم لوگ نازکرین اتنا ہی کرا ہے -

مرا بابو سکسینہ

میری پیاری آزاد۔ ریاض خود کو خبث نصیب صرف آپکی وجہ سے سمجھتا ہے

خدا کرے ایسا ہی ہو۔ آپ میری تعریف میں۔ اگر میرا یہ شعر پڑھ دیں گے تو مجھی ندامت ہوگی

واعظ ہی خراب ہو ہش خلد بالکل یہ مستحق جنتی ہے۔

خبث نمبر۔ مجھے بھیجا کر دیں خدمت انجام دی ہے۔ اب تھوڑی سے دنیا بھی یاد کریں

آپ کے خط میں تحریر فرمایا کہ عالی جناب کنور کرشن چندر تاب نے اس طرح لکھا ہے کہ

اسکم گرامی پر وصول ہوا۔ مرقومہ دی پی کا خبر نیز رخ جناب کلکٹر بہادر بالکل

کہ ممدوح کا اسکم گرامی عام جرائد میں نہیں ہوا۔ ممدوح کا اسکم گرامی بالضرور اخبارات خاص میں

چاہیئے۔ کیونکہ میں زیادہ کی تکلیف دینا نہیں چاہتا۔ اسکو کہ خاتمہ پر ہے ریاست ہزار ہا غزالی

پروفیسر فرماتے ہیں۔ یہ مرحلہ میں طے ہو سکتا ہے کہ آپ میرا یہ نامہ حضور میں پیش کریں ممدوح

کو اس مرحلہ میں رفع خود بخود فرما کر۔ ریاض سے کہ کفار قدیم کی بات کچھ اور ہی گے آئندہ بالکل

راقم

بندہ ریاض

بخدمت عالیہ جناب ناظر صاحب ریاض آپ کو کچھ بھی جناب

مکان دفتر مرقع۔ نمبر آباد کلکٹر ۱۵ فروری ۱۹۳۶ء

دارالمصنفین اعظم گڈھ — مورخہ ۰۶۸۵ — سنہ ۱۹۳۹ء

مکرم — السلام علیکم

آپکا عنایت نامہ مورخہ ۱۶ جون کا جواب ۲۳ جولائی کو دینا
ہر چند آئین اخلاق سے دور تھے، مگر چند سال سے یہ عیب آپ نے
ڈھانپ لیا تھا، مگر مجبوری نے کسی کو رد و بدل کرنے جو نہ دی جدید کی
رعایتوں سے خالی ہو، چنانچہ آج ہی سے ۱۵ جولائی تک دین کا ہوا
اسی رعایت میں عنایت نامہ آیا۔

شرقی صاحب کے تذکرہ پر تبصرہ میں نے لکھا تھا، جو زمیندار میں
چھپا تھا، اختر میں مولانا قاسمی صاحب چند سالوں کے سالنامہ اس
مضمون کو بھی چھاپا ہے، ان سے طلب فرمائیے، میرے پاس اپنی
یہ صاحب سرسید سے بھی آگے ہیں، اور ہم از قسم تذکرہ کا فلسفہ
ایسی جہالت کی بنیاد پر قائم ہے، جس ڈھانچہ پر مجدد اسلام
فرض ہے، باقی مسلمانوں کی عسکری تنظیم کے متعلق سے ہمیں اختلاف
نہیں، سطح ارضی ساکن ہے، کہ اسمیں حرکت پیدا کرنے کوئی
تو توی تنظیمی قوت جو غیر مسلمانہ عسکریت پر مبنی ہو بیحد
ضروری ہے،

والسلام
سید سلیمان
۲۳ جولائی ۱۹۳۹

۱۳ اپریل ۱۹۰۰

جناب نواب صاحب بہادر

السلام علیکم - آپ کا دوستانہ خط پہنچا شکر صد شکر - تقریر آپ کی اخبار میں چھپ گئی ہے آج صبح میں نے کسی قدر افسوس کر لیا ہے نہ کرنا - اگر اخبار کی پیمائش میں ہوتی تو بھیج دیتا آپ کو نہیں ملیں - تو عنقریب مل جائیں گی -

میں نواب محمد حیات خاں صاحب کو آپ کا دوستانہ پیغام دیتا رہتا ہوں - وہ جواب میں سلام شوق عرض کرتے ہیں - اور یاد آوری کا ممنون ہیں - مگر آپ نے جو خوشخبری بیان فرمائی کسی کے استعفا کی ہونا کی نسبت فرمایا ہے - اگر نواب محسن الملک صاحب استعفا پر مصر رہیں - اسکی توقع نہیں ہو سکتی - نواب محمد حیات خاں صاحب اپنی کاروبار میں اسقدر منہمک ہیں - کہ وہ کام جسکا ارادہ ہے - آپ کو معلوم ہے - بیماری کی وجہ سے آخر میں وہ سکرٹری کو بھیجنا ہی - دوستانہ مطلوب

میں زمینداری رکھتے ہیں۔ اور اور کئی جگہ ہے جو حوالہ نہ دے
ہوں ہیں۔ جب تک ان سب کو خیر باد نہ کہیں۔ جنگ نہیں
ہو سکتی۔ اور اسقدر اشیاء کی سامان میں کمی ہے کہ
ہاں باوجود کہ عملی حال کی نسبت آپ خود ہی تحریر فرماتے ہیں۔ اچھا
بہت بہتر ہے ہیں۔

نواب محمد صادق خاں نے محسن الملک بہادر کا استعفا نامہ آنریبل
نواب محمد یوسف خاں بہادر کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ آنریبل
نواب صاحب نے جو گورنمنٹ انڈیا کے ہوم سکرٹری ہیں کیا ہے۔ آنریبل
نے بہت افسوس ظاہر کیا۔ اور کہا کہ ہم ہرگز سررشتۂ تعلیم کی
کے تعلق نہیں رکھتے۔ کہ محمڈن کالج کی مخالفت کی ناراضگی
کا کالج پر کچھ اثر ہونے دیں۔ اور کہ ان کی گورنمنٹ اور انڈیا
کو نواب محسن الملک سے کوئی ناراضگی نہیں۔ اس لئے کالج
بدستور رہنا چاہیئے۔ اس لئے نواب محسن الملک کو اپنا استعفا
نامہ واپس لینا چاہیئے کہ لکھا گیا ہے۔

زیادہ کیا لکھوں

سید عبدالقادر

جناب والا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بسا تمنی ہیں
ایک عریضہ بخدمت حضرت ارسال خدمت تھا مگر
تہا جواب سے مشرف نہوا۔ اب تو زیادہ
اس ارادہ خیال سے شرم محسوس کرتا ہوں کہ
سے شریف مرحوم بعد بیس بیگانہ

اورنگ آباد دکن
۳ جنوری

مخدومی و محترمی سلمہ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا، جس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔
حقیقت یہ ہے کہ مجھے بہت مشکل ہے میں اپنے قصور کا
اعتراف کرتا ہوں اور اس کا خواہاں ہوں۔ اس رسالہ اب
اردو آپ کی خدمت میں بجنسہٖ حاضر ہے گا۔
آپ نے اردو زبان کی جو خدمت کی ہے اس کی قدر تو کیا
پیسہ دینا ایک قسم کا کفران نعمت ہے۔ امید ہے کہ آپ
میرے اس خط کو معاف فرما دیں گے۔
میں آپ کی خدمت میں ایک رسالہ مسمی اصطلاحات

ہ بھی ہوں ۔ بلکہ کم ہے بنظر تنقید و اصلاح ملاحظہ
فرمائیں اور بعد تامل دل کھول کر اپنی رائے دیجئے۔
میں اور خیر اصحاب کی صحبت میں بہت مسودے بھیجتا ہوں
یہ مقولہ ہے کہ جلسے سے پہلے اہل نظر سے دیکھ لیں
جو تنقید یں وصول ہوگی انہیں میں ایک تلخیص میں
مفید ہوئے پیش کروں گا اور اس کو بہ طبع ثانی
کیا جائے ۔ آپ کو جو الفاظ قابل اعتراض معلوم ہوں
ان کی اصلاح فرمادیجئے اور کوئی بہتر لفظ آپ تجویز
فرمائیں تو اچھا ہے یہ بات ممنون ہوں ۔ اور
جس کسی کو آپ اس قابل خیال فرمائیں تو اس کے پاس
بھیجنے میں جن صاحبوں کو آپ نے دیئے ان کے پاس
بھی یہ مسودہ بھیجا ہے ۔ مجھے اس امر کا
افسوس ہے کہ جن جن صاحبوں نے مجھے اپنی رائے

انہوں نے بہت کم اس طرف توجہ کی۔ مجھے
امید ہے کہ جناب ضرور اس بندہ ناچیز پر
عنایت فرمائیں گے۔

آپ سے ملنے کو بہت جی چاہتا ہے
اگر موقع ملا تو حاضر ہوں گا۔

عاجز

عبدالحق

N.M.1966.97/73

مجھے امید ہے کہ عالباً نواب اللہ مولوی صفی اللہ صاحب سے آپ کا تذکرہ کیا ہوگا
اور آپکی خطوط کی حاصلی ہوگئی ہوگی اور مولوی صفی اللہ صاحب ارسال تین ماہ سے روانہ ہیں
ان سے زبانی دریافت کرنے کا اسی وجہ سے موقع نہیں ملا اور بہرحال جناب کی تحریری خطوط کی
ضرورت ہے اور میں شکر گزار ہوں گا اگر جناب اپنی خطوط و رضامندی سے مجھ ممنون فرمائیں گے
مشتاق حسین

بجواب عارض ہوں کہ مجھ کو ہر خوردار عزیز تر از جان
مولوی مشتاق احمد سلمہٗ کی تعلیم کے متعلق مذکورہ صدر
خدمات کا بجا لانا تہ دل سے منظور ہے۔
میں اپنے فرائض ایمانداری اور توجہ اور دلدہی سے
انشاء اللہ تعالےٰ بجا لاؤں گا۔
لہٰذا اپنی رضامندی کی یہ تحریری اطلاع دیتا ہوں۔

Abdurrahman Bijnauri

نمبرین
خادم غلام
عبدالرحمٰن بجنوری (سیہاروی) بیرسٹرایٹ لا
بقلم خود

قبلہ و کعبہ من بعد لوازم عبودیت اینکہ ۔ کتب تہافۃ الفلاسفہ

بریہ عنایت ارسال فرمائیں ۔ بہت جلد واپس کردونگا ان شاء اللہ ۔

اور ان شاء اللہ وہ معنے ہیں جو مولوی صاحب سمجھا کرتے ہیں ۔

بہت وجہ ہے حضور نے ورسلہ مشکوۃ الانوار نقل کی تھی ۔ وہ بہت غلط تھی

اور اسکی تصحیح حتی المقدور کرلی گئی ہے ۔ اگر ایک حضور کو اور کہیں سے

نہ ملی ہو تو میں بھیجوں ۔ والسلام مع الاکرام

خبر ہو کہ حضور ایک رسالہ بشارات پر بھی تجدد فرمائیں

حضور کا خادم

ممتاز علی

رام پور ۱۰ ستمبر ۱۹۱۳ء

کرم فرمائے جناب حضرت قبلہ حاجی [illegible] صاحب السلام علیکم۔ آپ کا پرچہ کارڈ ۱۰ کا مجھے موصول ہوا۔ خدا آپ کو اپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔ نادر فرہنگ کی مجھے جلد ہی ہے۔ میں ایک مفصل خط کا منتظر ہوں اپنے والد کو آپ سلام مسنون ضرور ضرور فرمادیجئے گا۔ آپ بیتکلف ہیں مجھ کو کبھی نہیں بھولتا۔ یہ تو بجا ہے کام بے کر سامنے کی دوستی اور غائبانہ دوستی۔ ہم کو ہی وجہ زیادہ ہوتا ہے آزاد مرحوم نے اس میں کسی کی ہے۔ آپ نے قرآن میں بہت تفحص اور غور سے کام لیا ہے گمر اپنے خود مرحوم کی طرح شذرات و نکات کو جو اپنے ذہن میں آتے تھے قلمبند کرتے جاتے تھے۔ صفدر صاحب نے مجھے بھی فرمائش کی۔ مولوی محمد کو بھی خبر نہیں کی۔ لفافہ کے کھلتے ہی ہم سب نے جو کر دیکھا۔ حق یہ ہے کہ صفدر صاحب نے قابلیت کا حق ادا کیا ہے۔ بھوپال میں آپ نے ایک ہی دو احباب ایسے ہوں گے جو کہ ہر ایک کو سمجھیں ورنہ سب اور ہی باتوں کے عرب کے فلسفہ شعر و سخن کو کچھ لوگ کہ اور عالم کیا سمجھتا۔ اب تو دوسرے نمبر کا انتظار ہے۔ کہ اس میں صفدر صاحب نے کیا کیا گل کھلائے ہیں۔ صفدر صاحب نے صحیح لکھا کہ ابوالارشاد فرنگی اور اکثر دونوں عالم اور بداں ہیں وہ جواب کی نہ آکھوں کو خاک بھی نہ سمجھتے۔ صفدر صاحب بڑے قابل داد محنت کی ہے۔ میں تو کچھ اور نہیں لکھ سکتا۔ میرا ہی معاملہ ہے۔ آپ میں اور ابوالارشاد میں۔ صفدر صاحب کو خطوط کا دوں جائے۔ آپ کو اندرونی بات نہیں معلوم ہیں۔ اگر سنے تو حیرت ہو جائے گمر ناگفتہ بہ ہو جائے گی ہے۔ آپ جہاں تک لکھ سکیں۔ وہاں تک لکھا۔ میں نے ایک ایک کی ہے کہ مجھے بھی سنے اور دیکھ سکوں۔ مجھے ایک ایک کی تحریر سے معلوم ہوا کہ تنقید کے جواب میں تحریف ہے ہے ابوالارشاد پاکستان کی خبر لینے والے ہیں۔ واللہ ہے۔ مجھے اور کچھ نہیں معلوم ہے خط میں سوالوں کو بھی نہیں جانتا۔ اتنا ہی ایک خط لکھ ہے۔ صفدر صاحب کے ابوالارشاد کو جواب کیا احساس ہوا ہو۔ لے غرض اور ہر شخص کو احساس ہی کیا۔ یہ تنقید ہو جیسا ہے۔ اسی نہج پر خدا کا فضل ہے۔ مگر صفدر صاحب کا قلم اصلی جوہر۔ ہر ایک امتیاز ہو جاتا ہے۔ مجھے نہیں کہ بقیہ حصے میں اور کچھ نہ لکھ کر اور بھی شوخ کیا ہو

آپ کا مخلص گرویدہ ——— احمد علی شوق ۔ قدوائی

دلگداز پریس
کشمیری بازار حیدرآباد دکن

۸۶ ۷

۸ جولائی ۳۶ء

برخوردار سلمہٗ

دعا۔ پرسوں تمہیں خط لکھا تھا کہ میں کل تجھے پہلے ہی کی طرح دماغی دورہ پڑا جو قریباً دس بارہ منٹ میں ختم ہو گیا لیکن کل دن کو اور رات بھر تمام قویٰ میں بچہ کمزوری رہی اور آج بھی دماغی کام کرنے کے قابل نہیں ہوں سب سے زیادہ خرابی یہ ہے کہ اس دورے کے بعد سے نظر میں اور زیادہ خیرگی محسوس ہوتی ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ عارضی ہے یا مستقل رہے گی۔

والدہ

خاکسار

محمد عبدالحلیم

FAIZ MAHAL,
KHAIRPUR-MIRS, SIND

19....

۴ جنوری ۳۹ء

استاد مکرم ۔ تسلیم ۔ رخصت کے وقت مین آپ سے یہہ کہنا بھول گیا کہ جو نظم لینے کے وقت ارشاد کی گئی تھی اُسے خوشخط لکھوا کر اور عمدہ طور پر فریم کرکے فوراً ہزہائی نس کو بھیجدیجئے ۔ اور اُسکی ایک نقل اسطرح سیجر صاحب کو بھیجدی جائے ۔

ضرورت اور سخت ضرورت ہے کہ جس 'انتخاب' کے متعلق آپنے اپنی نظم مین ذکر فرمایا اُسکی نسبت لکھنؤ اور مختلف مقامات سے خوشنودی و شکریہ کے متعدد تار ہزہائی نس کو جلد سے جلد روانہ کیئے جائین ۔ بغیر اسکے یہان کوئی خاص اثر نہین پڑ سکتا ۔ اسکام مین نہایت عجلت کی ضرورت ہے ۔ اور کیا عرض کروں ۔ زندہ ہوں ۔ خدا کرے آپ بھی بخیر ہون ۔ تسلیمات ۔

خیال

نقوش، خطوط نمبر ——— عکسی تحریر، نصیر حسین خیال ——— ۷۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور — موضع لوار اگست ۱۹۶

مکرمی زاد اللہ عظمکم، عاشق آپ کا مدت سے دعائے
ابتہال ہے ارادہ اس سال بذریعہ ہوائی جہاز تفریح
حاصل کرنے اور بیٹ اپر دیزہ جہاز سے
براہ کراچی جانا طے پایا ہے حاصل اسکے
اگر پاکستانی سکہ میں سفر خرچ کی مقدار
بھی ساتھ لے سکوں تو کم پریشانی
ہے قصد یہ ہے کہ بیاہ تک بمبئی میں کراچی جانے
اور وہاں سے ۱۵-۲۰ دن میں واپس ہوائی جہاز
جازہ تفریحاً بمبئی واپس آجاؤں عرض کیا

میں جب جاؤنگا اور جس راستے جاؤنگا
حج کے زمانے میں آپ کو اللہ تعالیٰ اجر دے ۲

نقوش خطوط مبر ـــــــ عکسی تحریر فاضی جلیل الغفار ـــــــ ۷۶

TELEPHONE No.
CONSULTING ROOMS 1276
RESIDENCE 1276

THE BAHISHT,
MORI GA

۱۰۹

۲۱ / ۷ / ۳۶

مکرمی ۔ السلام علیکم ۔ [illegible] میں اب ارجنٹ

[illegible] فوراً بھیجنا ہے ورنہ [illegible] ۔ صاحبہ ارجنٹ نام [illegible]

[illegible] ۔ صاحبہ نام [illegible] عورت ہے کہ ڈاکٹر انصاری اور [illegible]

ہے جس پر [illegible] ۔ اگر اب [illegible]

اور نہیں تو [illegible] ۔ شکریہ

وہی جا بیٹھی۔ کہیں کہ اب دونوں کے لیے آنا نہ ہوگا۔ اب خود آنا کہ کر بیٹھی
کہ ابتدا ہی جا بیٹھی ہیں تو ہیں ہی اضافہ کی ضرورت، مگر اس پر ۱۰ منٹ جا اضافہ کر
پہلے دو منٹ اب اور ہیں، پھر ہیں، دو منٹ میں دو منٹ کہا جا گا کہ ہے ہیں کہ ابتدا میں
بہت زیادہ نقصان اٹھا پڑے گا جو ہیں اس امید پر دو منٹ کہا جا گا کہ اب اضافہ ہیں ہی
ہوگی۔ اب یہ دو منٹ کہا جا گا جو اب دی۔ اس پر کہ شروع اپریل میں دو منٹ کہا جا گا اور

پہلے خوراکی آنے کی ضرورت ہوگی۔

عبدالغفار

۱۹۴۵ء

ہمدم السلام

لنظم - خریل کے تینوں مصرع تقطیعاً ناموزوں ہیں - بحر مسرح کا وزن - مفتعلن فاعلات مفتعلن فع - صرف اتنا تغیر قبول کر سکتا ہے کہ آپ مفتعلن کے عین کو ساکن کر کے معفولن بنا لیں - جائز ہے رکن اول میں - جائز ہے رکن سوم میں بھی جائز ہے دونوں میں مثلاً معفولن فاعلات مفتعلن فع، یا مفتعلن فاعلات معفولن فع - یا معفولن فاعلات معفولن فع - اور در یافت طلب بھائی جی اس میں کی کوئی صورت سنب پائی جاتی لہٰذا بحر مسرح میں تو یہ ہرگز ہی سنب جا سکتی -

اگر کسی دوسری بحر میں مداخلت زحافات سے انکو جائز وزن قرار بھی دے لیا جائے تو بحر مسرح کے لحاظ سے ناموزوں ہی سمجھے جائینگے - اصلاح کے عروض میں خلیط اوزان جائز سنب - لیکن یہ بری بات ہے -

۱ - ہر ایک کبھی کبھار تو جواب ۲ - شعر کا زیادہ پر مدار سنب ہے ۳ - خود بھی شاعری سے دستکش سنب ہے

ناچیز
آرزو لکھنوی

۱۰۹ دسمبر -

برادرم تو - السلام علیکم - دسمبر الدعا نامہ آپ کے خلوص غالباً جو بیکوفہ
کا روائی دے ہے یہ خط اسی کا روائی کے متعلق تحریر کرا رہا ہوں - ہمیں آنے دے ہے میں بالکل تیار تھا - لیکن ان ہی
ایام میں حکومت کی اصلاحات کا اعلان ہو گیا - جس نے ہمارے ہی ذہنی پالیسی کا فوری طور پر اعلان کرنا ضروری
حکومت نے فریقوں کو انتخاب سے لئے ایک کو صرف ۳ یوم کی مہلت دی - اس وجہ سے ہمیں فوری اجلاس کی تاریخ ہی ملتوی
کیا گیا - اور جس ایسی سے لئے جانا پڑا - ان ہی تواریخ میں اسمبلی مسلم لیگ کے جزل کونسل کا اجلاس کی تاریخ منعقد ہونا تھا
اس لئے آپ کے خط سے کچھ نا پیورے بنی کا روائی موصول ہوئی - لیکن ان ایام میں میں قائداعظم کے ساتھ
دہلی چلا گیا تھا - واپسی پر آپ کا خط ملا - لیکن دوسرے دن صبح مجھے Sand Fly Fever ہو گیا - مجھے ہی نہیں
بلکہ گھر کے تمام افراد کو - بیماری سے اب دو چار روز میں بڑے ہی نجات ہو گئی ہے
اسی لئے ہمیں خط دے جواب لکھنے سے ہی تھا کہ کل آپکا ایک اور خط ملا -

جہاں تک یادداشت کا تعلق ہے - مجھے یہ ہی ہے کہ آپ کا ایک فوری ارسال خدمت ہوا تھا
ہمت چاہتا ہوں - کیونکہ گذشتہ چھ ماہ میں یادداشت اتنی ہے ہمت زیادہ بڑھ گئے -
دلچسپی جیسے کا سلسلہ جاری کر رہا ہوں - فنڈز حاصل ہونے پر انتظام ہو جائیگا - ذرا ہوڑا سا وقت دیجئے -
شیخ کا سالانہ اجلاس لاہور میں ماہ اپریل ہی منعقد ہو رہا ہے - کیا اسمبلی مسلم لیگ سالانہ
اجلاس کا بھی ارادہ ہے یا نہیں ؟ اگر اجلاس ضروری ہے (میرے خیال میں اسمبلی مسلم لیگ کا بقاء کے لئے ضروری ہے)
تو اسصورت میں آپ کو بھی لاہور والوں سے خط و کتابت کر کے اجلاس کا انتظام کرنا چاہئے - اگر آپ کہیں تو میں خود
نواب صاحب محمود آباد سے اس بارہ میں خط و کتابت کر کے آپ کو مطلع کروں -

محمد علی جناح

حیدرآباد۔ ۱۷ مئی ۴۲ء

مورخہ ۱۸ مئی ۴۲ء

عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ

ایک خط تمہارے دوسرے خط کے جواب میں لکھ چکا ہوں گا
اگرچہ اس خط میں مجھے کوئی خاص بات مزید حالات لکھنے مقصود نہیں
مگر پھر بھی چونکہ بہت مضطرب ہوں جی چاہا کہ پھر تمہیں کچھ لکھوں
علالت ختم ہو کر درجہ آبادی رنجشی بند ہو چکا تھا
سرے گھر میں بیمار ہوئی اور آٹھ ماہ اور کچھ دن بیمار رہ کر رخصت
ہو گئیں ایک تمہارا سسر کش پرستار دیکھا در ماندہ تھا اور با این جمعہ
سرے قیام حیدرآباد کا ایک نظام کی سبب ہو سکتا تھا یہ سبب بھی
جاتا رہا یعنی ۱۳ مئی ۴۲ء کو موصوف کا انتقال ہو گیا اب
معقول تو معقول کوئی نامعقول وجہ بھی نہ رہی قیام کی باقی نہیں
نامعقول اسلئے کہتا ہوں ۱۸ سالہ ذخیرہ سال سے زیادہ بھی سسری کی امداد

کرنے سے محدود ہو گیا تھا۔ خدا کی مرضی تھی وہ ہوئی۔ اب ہوا تو بدلا جائے گا
اس لئے اب تو حیدرآباد دور از خود ہو گیا اگر کوئی نئی صورت پیدا ہو
سکے تو آنا کہا جا سکتا ہے ورنہ اب تو ہمیشہ کے لئے دور ہو گیا
دولت درکار ہے کہ ہاتھ ہو۔ لیکن ہاتھ ہو تو دل نہ ہو
آنے کا دل ہو تو ہاتھ نہ ہو۔ ہاتھ ہو دل ہو تو ہاتھ نہ ہو
آنے کا دل ہو تو ہاتھ نہ ہو۔ ہاتھ ہو دل ہو تو ہاتھ نہ ہو

جناب مکرم - زید لطفہ

السلام علیکم - میں حاضر جواب تھا مگر ایک اپنے نہایت ہی عزیز دوست جناب [illegible] کے
آنے کی وجہ سے ~~جواب~~ عرض کرنے سے قاصر رہا - ~~جواب~~ غالباً یہ عرض کرنے کی ضرورت نہیں کہ مجھے آپ کی عنایات
نہ صرف نیاز حاصل ہے بلکہ بجائے خود حقوق محبت دیرینہ کا دعویٰ بھی رکھتا ہوں -
مجھے توقع ہے کہ جناب میری استدعا کو ہرگز رائگاں نہ جانے دینگے -

میری حالت جو کچھ ہے اگرچہ صاف اور نمایاں ہے لیکن نہایت کم حضرات ہیں جو حقیقتاً
مجھ سے واقف ہیں - یہ سرسری لوگوں کے ساتھ حسن ظن کی بدولت ہے اور ساتھ ہی موت بھی
قریب سے قریب تر ہوتی چلی جا رہی ہے - میں مشاعروں سے بیزار ہو چکا ہوں لیکن مشاعرے
میرے وطن کا مشغلہ ہے - گویا خود میرا مشغلہ ہے - اور میں کبھی اپنے مشاعروں میں
شریک نہیں ہوا اسلئے ظاہر ہے کہ مجھے کسی حد تک اس مشغلے سے تعلق رہا ہے -
میں چاہتا ہوں کہ جناب بھی [illegible] تکلیف شرکت فرما کر نہ صرف
اس مشاعرے کو زینت و بخشیں بلکہ مجھے ہدیۂ کرم بنا لیں -

میں نہایت کل مراد آباد چلا جاؤنگا - ورنہ پھر حاضر ہوتا - پھر حاضر ہوتا
اور پھر حاضر ہوتا - بہرحال میری عدم موجودگی کو عدم موجودگی
تصور نہ فرمائیے - میں آپکی اس عنایت و کرم کو کبھی نہ بھولونگا

آپکا

محمد علی جگر (عفی اللہ عنہ)

ہو الحکیم

۱۷ وٹیلی سکندر لین کلکتہ
۲ ار مئی سنہ ۳۰ء

مکرمی و محترمی تسلیم

عطیۂ گرامی "یادگار حامد" بوساطت جناب مرزا تبسم صاحب موصول ہو کر باعث صد افتخار و ہزار انبساط ہوا - مجھے بیحد مسرت ہے کہ جناب اپنے اس حقیر قدردان کو نہیں بھولے ہیں - میں تو ہمیشہ آپ کو یاد کرتا ہوں کیونکہ آپکی جدت فن سخن آج تک ہندوستان میں زندہ ہے - یادگار حامد کا شایع ہو جانا ایک بڑی ادبی خدمت تھی جو آپ نے انجام دی : جزاک اللہ

نیاز کیش
رضا علی وحشت

۲۰ اپریل ۱۹۳۰ء۔

دل نواز۔ سلام نیاز۔ شاعرہ نازکی اسلئے پیدا ہوا جسکی ملاقت عالباً عابدہ کے خط سے آپکو معلوم ہو گئی ہوگی۔ مجھکو اسی دور اندیشی کی عادت

کرنا پڑی۔ ایک تو اسکول شاہجہانپور اور دوسرے مقرب صلع شاہجہانپور کی۔ بادی مصاحبے جو معاملات تعلیمہ تھے وہ طے کر لیے تھے عالباً ایک روز میں

مرتب ہو جائے گا۔ پھر انشاء اللہ بری زیبا سکون پذیر ہو جائے گی۔ مرزا جعفر علی خاں اثر لکھنوی کا مضمون اور ایک بلکہ دو مضمون اور آرہے ہیں۔ آخر الذکر

دو مضمون ہی بالیقین ندیکہ سکا تاخیر کی غلطی پر نظر فرمائیگا۔ جناب احسان دانش کا مضمون نگارش موجود ہے۔ اگر نقاب میں طوائف ہو تو میں نقاب اٹھوا دوں

بری آپکے احسان مند ہونگے مضمون بعد اثر مضمون شائع ہو۔ احسان مند ہونے کے مضمون پر کوئی نوٹ نہ لکھا جائے۔ اثر کا مضمون تعلیمی نوٹ ہے۔

مجھکو اسی امر کے بھی اختیار ہے کہ سوا دو چار شعر کی شاعری کا انتخاب کیا جائے۔ آئندہ جو مضامین دل کے ہونگے روانہ کرتا رہوں گا۔ سہیل صاحب کو بعد پہونچنے مضمون

مالی حساب آپ لکھ بھیجیں۔ عابدہ بہت سلام بھیجتی ہے۔ میں آپکو سلام بھیجتا ہوں۔ بری آپکو سلام بھیجتی ہے۔ عابدہ کو دعا بھیجتی ہے

آپکا بیتاب دل

نگار ہوٹل، کراچی
۲۵۔ مئی۔

جناب مکرمی نوراللہ صاحب، السلام علیکم،

گرامی نامہ شرف صدور لایا۔ آپ کی نوازش و مرحمت کے لئے بے حد شکر گزار ہوں۔ اس وقت مجید لاہوری صاحب اور ڈاکٹر فقیر محمد صاحب میرے پاس ہی تشریف رکھتے ہیں۔ چونکہ بعض مجبوریاں ہیں۔ جن کی وجہ سے ابھی تعمیل ارشاد دشوار ہے۔ اسلئے فی الحال اس دعوت طعام کو ملتوی کر دیا جائے۔ انشاءاللہ پھر کسی دن اقبال امر کیا جائے گا۔

ایک دفعہ پھر آپ کی نوازش اور قدر افزائی کا شکریہ۔ اور التماس ہے مجید صاحب اور ڈاکٹر صاحب کی طرف سے ممنون و احد ہے۔

سالک

حكمة الامام ولي الله الدهلوي

مبدء تدريسها سنة ١١٥٦ هـ الموافق ٧٤٣ هندي

عبید اللہ السندی سنہ ۱۳۵ ہجری

کے اقتصادی اور سیاسی پروگرام کو اس درجہ منظم کر دیا ہے۔ کہ نہ تو کوئی سوشیلسٹ پارٹی اور نہ کمیونسٹ پارٹی اسلام کی اس پالیسی سے جنگ کرنا ضروری سمجھی گی۔

اسپر اعتماد اس لئے کیا جا سکتا ہے۔ کہ کمیونسٹ انٹرنیشنل ہماری اسکیم ماننے والے مسلمان کے ساتھ لڑنا ضروری نہیں جانتا۔ بلکہ بعض پروفیسر تو جلسوں میں کہتے رہی۔ کہ اگر ایسے مذہبی جماعت منظم موجود ہوتے تو ہم اس مذہب کو قبول کر لیتے اور کاشتکاروں کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے بیحد مفید ہوتا

(ل) محترم پریزیڈنٹ! میں نے آپکا بہت سا وقت اپنی سرگذشت سنانے میں لے لیا۔ میرا خیال ہے۔ کہ جبتک کوئی منکر ہمیں خاص طور پہچاننے کی کوشش نکرے وہ ہماری جوابات پر مطمئن نہیں ہوگا۔ آجکل ڈپلومیٹک سیاست میں جھوٹ سچ کا امتیاز نہیں کیا جاتا

مخدومی السلام علیکم

کیا وجہ ہوئی کہ آپ نے اتنے مستفسرات اور بار بار کے
تاکید سلام بھیجنے کے جواب نہ بھیجے باوجود اس قدر تاکید کے۔ دو تین
رسالے جیب کر تیار رکھے ہیں صرف تاکید کا دیر تھی۔ مگر اگر
ہونا تو جیب کیوں ہوتا۔ سبب اس کا جلد تر جواب بھیجئے۔ ورنہ
پتہ لکھئے کہ کس پتہ سے یہ دونوں رسالے بھیجے جائیں یا نہیں
وہیں بھیجوا لیجئے گا۔

وسیم کا آداب بجا لایا۔ سلام کہا اور بخار سے شفا
پانے کا مژدہ سنایا۔ سب احباب کو سلام مسنون اہل و عیال کے پہنچے ہیں۔ فقط
جواب جلد تر عنایت فرمائیے گا

کمترین اسلم۔ جیراجپور۔ ضلع بارہ بنکی

مسلمہ ۲۶ جنوری ۵۸ء

قطعہ تاریخ وفات حسرت آیات

مالک ملک سخندان حاکم شہر سخنوران شاعر خوش نشاں
جناب میرزا اکبر حسین صاحب
نور اللہ مرقدہٗ

شاعر شیرین زبان اکبر حسین — مرثیہ خوان حسین ابن علی
کرد چون از جہان فانی ثبات — شد میانہ کج مدفن منزوی
در محرم صبح روز سیمدہ — بہر ما آمد چو شام بیکسی
مرغ روح آشیان دلخستہ — یافت آزادی ز دنیا دوں کری

گفت محشر مصرع سال وفات
سوی خلد رفت مداح نبی
۱۳۲۴ ھجری

۷۸۶
۹۲

ناظم آباد - نمبر امیران

~~علامہ جہانگیر روڈ ایسٹ~~
کراچی-۱۸-

۱۶ جون ۵۶ء

حامد حسن قادری

جنابِ مکرم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی السلام علیکم

نقوش کا دو ہزار جون میں آپ کا مضمون پڑھا۔ بہت خوب لکھا ہے۔ میری معلومات میں اس سے بڑا اضافہ ہوا۔ پہلے یہ مضمون کا نہ آتا تو میں داستان تاریخ اسلام کے دوسرے ایڈیشن میں (جو آجکل چھپ رہا ہے) اس سے کام لیتا۔ اور آپ کے حوالے کچھ اضافہ کر دیتا۔

لیکن بندہ نواز، میں نے ترجمہ قرآن مجید کے مطابق سورہ ۱۶ رکوع ۱۶ لکھا تھا۔ سوچ سمجھ کر لکھا تھا اور صحیح لکھا تھا۔ آپ سے ذرا سا سہو ہوا ہے۔ غور فرمائیے۔ آپ کو علم ہوگا کہ پارے کا رکوع کا شمار الگ ہوتا ہے اور سورت کا الگ۔ "حیات النبی" میں پارے کا رکوع ۳ درج ہے۔ میں نے سورہ انعام کا رکوع ۱۶ لکھا ہے۔ قرآن مجید میں اس کے پہلے رکوع کا اختتام اسطرح ظاہر کیا گیا ہے ـــ $\frac{15}{2}$ ع - یعنی اوپر سورہ انعام کا رکوع۔ نیچے پارہ ۷ کا۔

حدیث داستان کا صفحہ ۵۶ پر اسطرح حوالہ لکھا ہے: ـــ

پارہ ۷ رکوع ۱۶ سورہ انعام

اگر سورہ انعام نہ لکھا ہوتا اور پارے کا نمبر رکوع ہوتا تو پارے کا رکوع سمجھ جاتا۔ اب سورت کا رکوع ہوا۔

آپ سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ اپنا پتہ لکھئے۔ اگر کراچی میں قیام ہو تو ملنے کی کوشش کروں۔ والسلام

مخلص حامد حسن قادری

۲۴ میسن روڈ لاہور
یکم جولائی ۱۹۵۱ء

مکرمی السلام علیکم، عنایت نامہ کا بہت بہت شکریہ! اگر ممکن ہو سکے تو آپ کتاب ذیل کے ابتدائی دس ورق کی نقل مجھکو ارسال فرما دیں۔ کتاب کا نام حال نام بایزید انصاری ہے اور مصنف کا نام ملی محمد بن ابوبکر قندھاری۔ قلمی نسخہ سبحان اللہ خاں کی مخطوطات میں شامل ہے اور مسلم یونیورسٹی کے کتاب خانے میں موجود ہے... براہ کرم مطلع فرما دیں کہ یہ نقل کب تک میرے پاس پہنچ سکے گی۔

مجھکو یہ سن کر خوشی ہوئی کہ آپ نے الحمد کئی مرتبہ پڑھا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کتاب کا آخری ایڈیشن جو مصر میں چھپا نسبتہً بہتر ہے۔ انہوں نے جلد اول کے ساتھ میرا تلخیص و تصحیحات بھی ضمیمہ میں طبع کیں مگر غالباً کاغذ کی گرانی کی وجہ سے دوسری اور تیسری جلد میں یہ نہ کر سکے۔

ضمیمہ اور نیل کا رنگ سلہٹ میں ابھی تک میرے علاقہ میں شائع ہوتا ہے شیرانی مرحوم کے شائقہ دو تین خط میرے پاس ہوں۔

شائد آپ کو یہ معلوم نہ ہو کہ لائیڈن انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میرے زیر ادارت اردو میں منتقل ہو رہا ہے والسلام

محمد شفیع

۵۵

ریڈیو پاکستان لاہور
۲۹ جون ۵۶ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میری دعوتی،

ابھی آپ کا کارڈ ملا۔ اگر یہ نہ بھی ملتا تو بھی میں یہ خط ضرور لکھتا۔ میں یہ تعزیت کیوں لکھتا یہ تو بعد میں عرض کروں گا پہلے آپ کے صحیفہ گرامی کا جواب عرض کر دوں۔

آپ سے پردہ رکھنا تو درست ہے مگر "بزرگوں سے ملاقات ہی" والی بات اپنے درست نہیں ہے کہ میں بھی آخر دریا باد ہی تو ہوں یہ دوسری بات ہے کہ آپ کے پاس پہنچ جاتا تو بیڑہ پار ہو جاتا اور اگر پاس پہنچ کر "دریا برد" ہو کر رہ جاتا۔ لکھنؤ سے دریا باد کا فاصلہ واقعی کچھ بہت نہ تھا مگر باؤں میں ہمت ہی نہ سہی بیڑی ضرور تھی۔ بیوی بچے سب ساتھ تھے اور ان سب کے ساتھ سفر انگریزی کا [illegible] نبھتا ہے۔ بیگم صاحبہ کا عالم یہ ہے کہ دہلی میں رہ کر جب پرانے شہر سے بیساختہ "ہائے لکھنؤ" نکلتا ہے وہ بڑے فخر سے فرماتی ہیں کہ ۲۰۔ وہ گلیاں یاد آتی ہیں جوانی جن میں کھوئی ہے؟ اور جب میں لکھنؤ کیلئے رخت سفر باندھتا ہوں وہ بھی اس ڈر سے ساتھ ہو جاتی ہیں کہ کہیں یہ نامراد وہ جوانی پھر نہ ڈھونڈھ دے۔ اب آپ ہی فرمائیے کہ اس پورے قافلے کو میکر میں کیا دریا باد آتا۔ آپ سے کونسا باپ مارے کا بیر ہے کہ یہ عذاب آپ پر نازل کرتا۔ ابن صاحب سے تو خیر یہ تکلیف دہ مذاق ہو سکتا ہے مگر زیادہ حد اب۔

اب وہ بات عرض کر دوں جو مجھے یہ خط لکھوانے والی تھی۔ لکھنؤ میں عزیز محترم حکیم عبدالقوی صاحب نے ازرہ کرم محدث کا دفتر دوم عنایت فرمایا۔ میں نے اسکے مطالعے میں وہی بے صبری دکھائی جو روزہ دار افطار کے وقت دکھاتے ہیں۔ اس صحیفے کی آن بان ہی دوسری ہے۔ میں نے زندگی بھر آپ کو آسانی سے نہیں پایا ہوگا جتنا آپ نے مجھکو رلایا۔ جی چاہتا تھا کہ محدث زندہ ہوتے اور میں اپنے یہ آنسو انکے قدموں پر نچھاور کرتا۔ اس کتاب کے صفحہ ۱۸۵ تک ایک عجیب کیفیت طاری رہی اسکے بعد یہ دیکھ کر طبیعت سخت بے مزہ ہوگئی کہ بجائے صفحہ ۱۸۶ کے پھر ۱۸۲ اور ۱۸۳ شروع ہو گیا اور ۱۸۳ کے بعد پھر ۱۸۸۔ گویا دو صفحے ۱۸۶ اور ۱۸۷ غائب ہیں۔ معلوم نہیں یہ صرف اسی نسخہ میں ہوا ہے یا سب میں یہ ظلم ہوا ہے۔ بہرحال جلد ساز کو ابھی میں نے یہ کتاب نہیں دی ہے

امید ہے کہ مزاج بخیر ہوگا اور یہ بھی امید ہے کہ بڑے دریا باد نہ پہنچنے کی شکایت بھی اب باقی نہ ہوگی۔ ان شاء اللہ اگلے سفر میں تلافی ہو جائے گی۔

آپکا شوکت تھانوی

Meerza Yagana Chengezi
250, Sultan Baheder Street
Kazmain, Lucknow

8/6/49

بیماری عزیز سلامت رہو

جبکی اب تو میں پھر واپس چلا اگرچہ کہ تھا پاؤں بکمزور ہونے
بات یہ ہی کہ تمہاری والدہ پر بہت سختیاں گذر رہی ہیں
میری پنشن وہی پندرہ روپے - لڑکے نوکر نہیں لگے
انوسی کی بات نہ بہت کم توجہ کرتے ہیں ۔۔۔
میری واپسی جانے کا سبب یہ ہی کہ کرایہ مکان دو سال
کا Rs 240/- کا سخت تقاضا ہو رہا ہے ۱۳ جولائی تک
مہلت مانگی ہے - کا تو رکھا ہوا ہے - نہیں معلوم یہ وہاں پہنچ
کیونکر واپس کرسکوں گا حالت بالکل پتلی ہے -

نابغہ ۱۵ سو روز تک روانہ ہوا ہوں گا - تمہاری والدہ

کشمیری محلہ - لکھنؤ

۱۵ مئی ۵۷ء

مکرمی - تسلیم

خط کا شکریہ - کسی کتاب کا مقدمہ لکھنے کے لئے پوری کتاب نظر کے سامنے ہونا چاہئے - چند اشعار کی بنا پر کچھ لکھنا میرا ضمیر گوارا نہیں کرتا - میری تجویز ہے کہ اشاعت کے بعد اگر جب تک میں زندہ رہا تو ریویو لکھکر آپ کے پاس بھیج دوں گا - اگر آپ مناسب سمجھیں گے تو کسی رسالے میں ~~شائع~~ چھپنے کے لئے بھیج دیں گے -

زیادہ نیاز -

اثر

مہندی باغ۔ ٹونک راج۔

برادر محترم، تسلیم۔ محبت نامہ ملا۔ ممنون التفات ہوں۔ "پرواز" اب رومانی ہی کے نام سے نکلے گا۔

ڈائری فوراً بھجوائیے۔

والسلام

آپکا

اختر

۴۵

مزار دل

۱۲ دسمبر ۱۹۱۶ء

اب جفا سے بھی ہیں محروم ہم اللہ! اللہ
اس قدر دشمن ارباب وفا ہو جانا

حضور اقدس! یہ بیت قبول ہو۔

اس سے قبل دو خطوط اور ارسال خدمت کر چکا ہوں، میری بدقسمتی کہ دونوں لاجواب ہیں
کس منہ سے شکایت کروں کہ خود قصوروار ہوں ؎

تم سے جو جاہے مجھے اپنی تباہی کا گلہ
اس میں کچھ شائبۂ خوبیٔ تقدیر بھی تھا

ہاں! عفو قصور کا طالب ہوں ؎

لطف مجرم پہ بھی ماناکوئی دستور نہیں — ہاں تری بندہ نوازی سے مگر دور نہیں
تم ہو مختار سزا کا، کرو یا نہ کرو — اپنے قابو میں تو اب یہ دل مہجور نہیں

خواہش یہ ہے، آپ کی خاموشی سے میری حالت بتلا رہی ہے جس کا صرف دو ہی علاج ہیں ؎

دل ہی چارہ ہے یا ترک محبت، لیکن
اس پہ راضی نہیں تم، یہ بھی مقدور نہیں

اُف رے مایوسی!

ہائے اگر آپ کی تغافل و استغنا کی یہی شان قائم رہی تو باور فرمائیے ؎

جان دینے سے کوئی الفت میں تو کم دور نہیں

خدا کے لئے، جواب دیکر میری حالت سنبھالو، آنسو ہی لکھے دے رہے ہیں کہ خط و طومار ہو گئے!
جرم محبت معاف کر دیا گیا — اور — اور

یہ بھی نہ کر سکو تو ؎

تمنا کو تم اپنی منع کر دو
ہماری جان کے پیچھے پڑے ہو

بہرحال اگر یہ مجبوراً لکھے نہیں لکھنے دیتا، جبراً ختم کرتا ہوں، مگر
تاثر لطف و نگاہ مرحمت کا امیدوار ہوں ؎

تری نگاہ کو اللہ دل نواز کرے

بندۂ مجبور
"دلگرفتہ"